دین پر چلنا
کیوں مشکل ہو گیا؟

تصنیف

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** قدس سرہ کے خلیفۂ مجاز

پیر طریقت حضرت مولانا **مُحِبُّ اللہ** صاحب مدظلہ

(خادم) **خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ**

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان (پاکستان)

موبائل: 0302-3807299 0333-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

دین پر چلنا کیوں مشکل ہو گیا

اس کو غور سے پڑھنے سے انسان کو عجیب و مفید معلومات ملیں گی۔اس کے دل کی آنکھ کھلے گی اور زندگی میں انقلاب آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کے لئے قبولیت کے ساتھ دین پر چلنا آسان فرمادیں۔آمین

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ
مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ
نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان
موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساری دنیا کے امیر

حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی کا تصدیقی خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Jamiat-ul-Uloom-il-Islamiyyah

Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

Ref. No. ____________ Date. ____________

حامداً ومصلیاً ومسلماً

مسلمانوں کی ترقی ، باعزت زندگی اور غیروں کے سامنے سرخروئی کا راز دینِ اسلام کو دل سے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے میں پنہاں ہے، آج مسلمان اس راز سے نا آشنا کیوں ہو چلے ہیں اور ان کا دین پر عمل مشکل کیوں ہو چکا ہے، اسی راز سے ہم راز کرنے کیلئے مولانا محبّ اللہ صاحب حفظہ اللہ نے اپنے تئیں یہ کوشش فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو شرفِ قبولیت بخشے اور مسلمانوں کو اپنی عظمتِ رفتہ کے اسرار سے آگاہی نصیب فرمادے۔ آمین!

والسلام

(مولانا ڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر

مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

فہرست مضامین

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	بڑے غور کی بات	5
2	ایک کے لئے نماز پڑھنا مشکل دوسرے کے لئے چھوڑنا مشکل	6
3	دل کا حکم نافذ ہے	7
4	دل کیوں خراب اور فاسد ہوتا ہے؟	8
5	بڑی حکمت کی بات	10
6	دل کی صفائی کا کیا طریقہ ہے؟	11
7	عجیب بات	12
8	کثرت ذکر کن آیات اور احادیث سے ثابت ہے؟	12
9	کثرت ذکر سے سارے گناہوں کی مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ	13
10	ذکر اللہ تمام اعمال سے بہتر ہے	13
11	کثرت ذکر کا کیا اندازہ ہے؟	14
12	کثرت ذکر کی برکت سے سنت طریقہ پر چلنا آسان ہوگا	14
13	اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اطمینان قلب ذکر ہی سے ہوتا ہے	14
14	ذکر میں 100 سے زیادہ فائدے ہیں	16
15	ذکر کے 41 فوائد	16

16	کون ساذکر کثرت سے کرنا ہے؟	18
17	بیعت کے بغیراذ کار کرنے میں کیا حرج ہے؟	19
18	اللہ تعالیٰ کی محبت سے سب کچھ ملتا ہے	21
19	ایک مثال ہے	22
20	دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور معرفت کس طرح آئے گی؟	22
21	سمجھ کی بات	23
22	عجیب واقعہ	23
23	سمجھ کی بات	24
24	بیعت کی اہمیت بڑوں اور بزرگوں کی نظر میں	25
25	بیعت کے بارے میں مولانا احمد علی لاہوریؒ کے دس بیش قیمت ملفوظات	27
26	ملفوظات مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ	30
27	مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ بانی تبلیغی جماعت	31
28	فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہدایت آموز واقعہ	32
29	جس کا مرشد نہ ہو اس کا مرشد شیطان ہوگا	35
30	مرشد کامل کی صحبت ونگرانی کو کیوں ضروری قرار دیا گیا؟	36
31	مرشد کامل کی علامات	37
32	اپنے مرشد کامل کا حق	38

33	فیض کیا چیز ہے؟	39
34	کس مرشد سے بیعت کرنی چاہیے؟	39
35	مختلف سوالات اور جوابات	40
36	اہمیت بیعت قرآن پاک واحادیث مبارکہ کی روشنی میں	42
37	مرید کو مرشد کامل سے بیعت لینے کا کیا طریقہ ہے؟	47
38	مشہور باطنی سلاسل چار ہیں	48
39	توجہ کی چار قسمیں	49
40	عجیب واقعہ	49
41	عجیب مثال	50
42	خلاصہ	50
43	توجہ کا ثبوت قرآن پاک میں ہے	51
44	تصوف دین کے تمام شعبوں کے لئے روح کی حیثیت رکھتا ہے	51
45	حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ کا بیعت کے بارے میں قیمتی فرمان مبارک	53
46	سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج	54
47	خانقاہ و مدرسہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ کی ویب سائٹ کا تعارف	57
48	مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کا تعارف	58

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الۡحَمۡدُ کَمَا اَنۡتَ اَھۡلُہٗ ۔ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَمَا اَنۡتَ اَھۡلُہٗ ۔ وَافۡعَلۡ بِنَا مَااَنۡتَ اَھۡلُہٗ ۔ فَاِنَّکَ اَھۡلُ التَّقۡوٰی وَاَھۡلُ الۡمَغۡفِرَۃِ۔

بڑے غور کی بات

تبلیغی حضرات تبلیغ میں سال لگاتے ہیں اور بیرون ممالک کا سفر بھی کرتے ہیں۔ سال بھر بچوں اور کاروبار کو چھوڑ کر سفر کی مشکلات اور خرچہ برداشت کرتے ہیں۔ یہ حضرات کیا وجہ ہے کہ اتنی مشکلات برداشت کرتے ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں، جنت چاہتے ہیں، جہنم سے حفاظت چاہتے ہیں، ہم اتنے بے ہمت ہیں کہ اتنا مجاہدہ نہیں کر سکتے۔ مدارس میں طلباء کرام آٹھ دس سال رہتے ہیں۔ ماں باپ، کاروبار، خواہشات سب چھوڑ کر کیا چاہتے ہیں۔ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں، جنت چاہتے ہیں، جہنم سے ڈرتے ہیں۔ ہم اتنی ہمت بھی نہیں کر سکتے۔ مجاہدین کفار کے مقابلے میں اپنی جان (روح) اور سر کے سودے پر لگے ہوئے ہیں۔ اپنے ماں باپ، کاروبار تو درکنار جان (سر) کا خیال بھی چھوڑ دیا۔ یہ حضرات کیا چاہتے ہیں؟ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں، جنت چاہتے ہیں، جہنم سے حفاظت چاہتے ہیں۔ ہم تو اتنے بے ہمت ہیں کہ جہاد تو درکنار جہاد کا نام بھی نہیں لے سکتے۔ یہ تو آسان کام ہے کہ ہر نماز کے ساتھ مرشد کامل کے بتائے ہوئے ذکر واذکار پانچ دس منٹ یا فارغ اوقات میں کر لیں چاہے دن ہو یا رات۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے، جنت ملتی ہے، جہنم سے حفاظت اور شیطان علیہ اللعنت سے حفاظت ہوتی ہے۔ یہ کیا مشکل ہے؟ لیکن اگر انسان یہ کہتا ہے کہ میں یہ بھی

نہیں کرسکتا مجھے اتنی فرصت بھی نہیں ہے تو یہ انسان اپنے بارے میں غور کرے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوئی فکر ہے، جنت کا کوئی شوق ہے اور جہنم کا کوئی ڈر ہے؟ ملک کے بادشاہ سے دوستی بنانا آسان نہیں۔ اللہ تعالیٰ جو ہمارا خالق و مالک ہے اس سے دوستی بنانا کیسے آسان ہوگا؟ چھوٹا سا مکان بنانا آسان نہیں ہے۔ جنت حاصل کرنا کیسے آسان ہوگا جو ساری دنیا سے دس گنا بڑی ادنیٰ جنتی کا مقام ہے اور اُسے ملے گی۔ حکومت کی جیل سے بچنا آسان نہیں تو جہنم جو اللہ تعالیٰ کی جیل ہے اس سے بچنا کیسے آسان ہوگا؟ ان سب کے لئے مجاہدے کی ضرورت ہے ورنہ موت کے بعد پتہ چلے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ نصیب کرے اور اپنی رضامندی اور جنت نصیب فرمائے اور اپنی ناراضگی اور جہنم سے حفاظت فرمائے۔ آمین آمین آمین۔

ایک کیلئے نماز پڑھنا مشکل دوسرے کیلئے چھوڑنا مشکل

سوال: ایک آدمی کے لئے نماز پڑھنا مشکل ہے اور دوسرے کے لئے نماز چھوڑنا مشکل ہے۔ ایک کے لئے اپنی صورت، سیرت، لباس اور عادات سنت کے مطابق بنانا مشکل ہے اور دوسرے کے لئے سنت کے خلاف کرنا مشکل ہے۔ ایک کے لئے داڑھی رکھنا مشکل ہے اور دوسرے کے لئے داڑھی منڈوانا مشکل ہے۔ ایک کے لئے دینی تعلیم حاصل کرنا مشکل ہے اور دوسرے کے لئے دینی تعلیم چھوڑنا مشکل ہے۔ ایک کے لئے بچوں کو دینی مدرسہ میں داخلہ دلانا مشکل ہے اور دوسرے کے لئے بچوں کو انگریزی سکولوں میں داخلہ دلانا مشکل ہے۔ ایک کے لئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے مسجد کی طرف جانا مشکل ہے لیکن چند روپے حاصل کرنے کے لئے بیرون ملک جانا آسان ہے۔ دوسرے کے لئے مسجد چھوڑنا مشکل ہے اور دین کی دعوت کے لئے بیرون ملک جانا آسان ہے۔ ایک کے لئے صبح کی نماز پڑھنا مشکل ہے اور رات ایک بجے تک ٹی وی، کیبل اور انٹرنیٹ کے لئے جاگنا آسان ہے۔ دوسرے کے لئے ٹی وی دیکھنا اور بغیر ضرورت

بات چیت، گپ شپ لگانا مشکل ہے لیکن تہجد کے لئے اٹھنا آسان ہے۔ یہ ساری باتیں کس وجہ سے ہیں؟ اگر ماحول کی وجہ سے ہیں تو دونوں ایک گھر، ایک کالج اور ایک مدرسہ کے افراد ہیں، اگر عمر کی وجہ سے ہیں تو دونوں ہم عمر ہیں، تو پھر وجہ کیا ہے؟

جواب: وجہ یہ ہے کہ ایک کے دل کا کمپیوٹر صاف ہے، وہ صحیح رپورٹ دیتا ہے۔ دوسرے کے دل کا کمپیوٹر خراب ہے وہ غلط رپورٹ دیتا ہے۔

دل کا حکم نافذ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ" (بخاری شریف)

اس ارشاد مبارک کا مفہوم ہے کہ بے شک بنی آدم کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو گیا تو سارا جسم صحیح ہو گا اور جب وہ فاسد ہو گیا تو سارا جسم فاسد ہو گا، خوب سمجھ لو وہ دل ہے۔

یعنی دل بادشاہ ہے اور اس کا فیصلہ نافذ ہے۔ جس طرح بادشاہ نیک ہو یا برا اس کا حکم نافذ ہوتا ہے، اسی طرح دل کا حکم نافذ ہے۔ اگر دل کا کمپیوٹر صاف ستھرا ہے تو انسان کو بری نظر، برا بولنا، برا ہنسنا، برے فعل کرنے سے منع کرتا ہے اور نیک باتوں، نیک کاموں کا دنیا و آخرت کے کامیابی والے طریقوں کا حکم دیتا اور پابند بناتا ہے۔ جب دل کا کمپیوٹر حب دنیا، حب خواہشات، بدنظری وغیرہ کی وجہ سے خراب ہو گیا تو پھر دل غلط حکم نافذ کرتا ہے۔ اس کے فیصلہ کی وجہ سے انسان برائیاں شوق و مستی سے کرتا ہے اور اپنے آپ کو برحق اور صحیح سمجھتا ہے۔ اگرچہ اس سے ایسے بداعمال سرزد ہوتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض، ماں باپ بھی ناراض، دنیا اور آخرت بھی خراب ہو جاتی ہے لیکن وہ برائیاں بالکل نہیں چھوڑ سکتا۔ نیکیاں کرنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ داڑھی رکھنا جو اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا واسطہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور مرد ہونے کی نشانی ہے، شیطان

علیہ اللعنت اور نفس امارہ کے ناراض ہونے کا واسطہ ہے، اس پر بھی عمل نہیں کرسکتا اور مشکل سمجھتا ہے۔ داڑھی منڈوانا جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف ہے اور کفار سے مشابہت ہے اور خاتون ہونے کی نشانی ہے، شیطان علیہ اللعنت اور نفس امارہ کے راضی ہونے کا واسطہ ہے، اس کے لئے آسان ہے۔ مسجد تک اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے جانا مشکل سمجھتا ہے اس کے باوجود کہ اس میں سو فیصد فائدہ ہے۔

لیکن بیرون ملک چند روپے کے لئے جانا آسان سمجھتا ہے۔ اس کے باوجود کہ اس بات کی ضمانت نہیں ہے کہ پیسہ لائے گا یا مقروض واپس آئے گا۔ ملک کے حکمرانوں سے دوستی رکھنا سمجھ میں آتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھنا، اللہ والوں سے تعلق دوستی رکھنا، سمجھ میں نہیں آتا۔ دل کا کمپیوٹر خراب نہیں تو اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حفاظت فرماویں۔ آمین

دل کیوں خراب اور فاسد ہوتا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے دل پر کالا نقطہ پیدا ہوتا ہے۔ سچے دل سے توبہ کرنے سے وہ ختم ہوجاتا ہے اور دل صاف ہوجاتا ہے۔ اگر صحیح توبہ نہیں کی تو وہ کالا نقطہ باقی رہ جاتا ہے اور جتنے گناہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں کالا نقطہ بڑا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سارا دل کالا ہوجاتا ہے۔ پھر قرآن پاک کی یہ آیت صادق آتی ہے۔

بَلْ سکتہ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝ (سورۃ المطففین: آیت 14)

یعنی: بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

یعنی کثرت گناہ سے بغیر صحیح توبہ کئے دل پر مہر لگ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت، دین اور دنیا و آخرت کی حقیقت سمجھ میں نہیں آتی۔ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنا مشکل سمجھتا ہے، شیطان علیہ اللعنت اور نفس امارہ کی خواہشات پر چلنا آسان سمجھتا

ہے۔پیسوں کے لئے بیرون ملک جانا آسان سمجھتا ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ پیسے لاتا ہے یا مقروض واپس آتا ہے۔ نماز کے لئے مسجد تک جانا مشکل سمجھتا ہے اس کے باوجود کہ اس میں یقینی فائدہ ہے۔ ماں باپ کو راضی کرنا سمجھ میں نہیں آتا لیکن غیروں کے ساتھ دوستی رکھنا سمجھ میں آتا ہے۔ انگریزی شکل، انگریزی لباس، انگریزی تعلیم، انگریزی زبان، انگریزی صورت، سیرت بنانا سمجھ میں آتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات، صورت، سیرت اور لباس سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ رات ایک بجے تک ٹی وی، انٹرنیٹ اور کیبل وغیرہ دیکھنا آسان سمجھتا ہے۔ عشاء کی نماز باجماعت یا صبح کی نماز باجماعت پڑھنا مشکل سمجھتا ہے۔ گپ شپ کرنا اور بغیر ضرورت بازاروں میں پھرنا سمجھ میں آتا ہے۔ علیحدگی میں یا مسجد میں بیٹھ کر مرشد کامل کے بتائے ہوئے اذکار کرنا، تبلیغی محفلوں اور دینی جماعتوں میں شرکت کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔

اپنے پیارے بچوں کو برے ماحول میں انگریزی تعلیم یا دنیاوی تعلیم کے لیے داخلہ دلانا سمجھ میں آتا ہے۔ ان بچوں کے انگریزی بال، انگریزی داڑھی، انگریزی ٹائی، انگریزی وردی، انگریزی زبان، انگریزی تعلیم غرض سب کچھ انگریز کا سمجھ میں آتا ہے۔ پھر یہ نہیں ہوسکتا کہ ان بچوں کے اخلاق اور صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ہوں۔ لیکن اپنے بچوں کو نیک ماحول، دینی مدرسہ میں دینی تعلیم کے لئے داخلہ دلانا سمجھ میں نہیں آتا۔ دینی مدرسہ میں دینی تعلیم دلانے سے لازمی ہے کہ اس بچہ کے سر پر ٹوپی اور سنت کے مطابق پگڑی، داڑھی سنت کے مطابق، لباس سنت کے مطابق، زبان اور تعلیم قرآن کی ہوگی، صورت اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی پھر اس بچے کا اخلاق اور صفات انگریز جیسی ہوں یہ نہیں ہوسکتا۔ افسروں، سرمایہ داروں اور بے دین لوگوں کی نشست برخاست سمجھ میں آتی ہے۔ اللہ والوں کے ساتھ نیک علماء کے ساتھ، غرباء کے ساتھ محبت اور نشست برخاست سمجھ میں نہیں آتی۔ دل خراب اور فاسد نہیں ہوا تو اور کیا ہے؟

بڑی حکمت کی بات

انسان دو چیزوں سے بنا ہوا ہے (1) جسم (2) روح

جسم زمین سے بنا ہوا ہے اور اس کی غذا بھی زمین کی پیداوار روٹی ، گوشت ، سبزیاں ، پھل ، پینے والے مشروبات وغیرہ وغیرہ ہیں اور اس سے بدن کو طاقت ملتی ہے۔

روح آسمان سے آئی ہے اور اس کی غذا آسمانی چیزیں ہیں ذکر ، نماز ، تلاوت ، اللہ تعالیٰ کے احکامات ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے ہیں اس سے روح کو غذا اور طاقت ملتی ہے۔ دونوں میں سے اصل انسان روح ہے اور جسم روح کے لئے سواری اور کرایہ کا مکان ہے۔ جسم میں جب تک روح ہو اس میں ورم اور بدبو نہیں پیدا ہوتی اور نہ وہ گلتا سڑتا ہے۔ جب روح نکل جاتی ہے تو بعض جسموں میں ورم اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور وہ پھٹ جاتے ہیں ۔ پہلے کتے ، بلیاں اس کو نہیں کھا سکتے تھے کیونکہ اس میں اصل انسان یعنی روح موجود تھی ۔ روح نکلنے سے صرف گوشت رہ جائے گا اگرچہ روح کا تعلق جسم کے ساتھ قیامت تک رہتا ہے۔ ہماری محنت زیادہ تر جسم پر خرچ ہوتی ہے۔ کھانا ، پینا ، سواری ، مکان ، ملازمت ، تجارت ، امارت اور دیگر جو جسم کے لئے قوت راحت دینے والی چیزیں ہیں یہ دنیا کی زندگی میں مفید ہے۔ اس سے آخرت کے لئے اور روح کے لئے جو اصل انسان ہے ، اتنا فائدہ نہیں ہے۔ روح جو اصل انسان ہے اس کی غذا ذکر ، نماز ، تلاوت وغیرہ وغیرہ ہے جس سے اسکو دنیا میں طاقت ، راحت ، قوت ، سکون اور اطمینان ملتا ہے۔ جب روح قوی ہوگئی تو پھر انسان دنیا میں مشکل اعمال و مجاہدات آسانی سے کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں دیوانہ اور عاشق ہوتا ہے۔ جیسے جسم کو کھانے سے قوت ملتی ہے تو مشکل کام اور زیادہ وزن آسانی سے اٹھا سکتا ہے کوئی مشکل نہیں ہوتی ۔ روح موت کے وقت نہیں مرتی بلکہ تبادلہ ہوتا ہے عالم دنیا سے عالم برزخ اور آخرت کی طرف جو نہ ختم ہونے والا عالم ہے ۔ اذکار ، نماز و تلاوت و اتباع سنت وغیرہ موت

کے بعد قبر اور لامتناہی عالم میں بہت مفید ہیں۔

نوٹ: دین پر پابندی دنیا و آخرت میں خوشی اور کامیابی کا یقینی واسطہ ہے۔ دنیا کے کاموں پر پابندی اور اذکار و نماز و اعمال وغیرہ سے غفلت دنیا و آخرت میں بے سکونی اور ناکامی کا یقینی واسطہ ہے۔ جیسا معاشرے میں کھلم کھلا نظر آتا ہے۔ اگر کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تو اس کے دل کا کمپیوٹر خراب ہے۔ جیسے اگر نابینا سورج کو نہیں دیکھ سکتا تو اس میں سورج کا کوئی قصور نہیں۔ اور اگر کسی کی سمجھ میں بات آتی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرے کہ اس کے دل کا کمپیوٹر اللہ نے صاف بنایا ہے اور وہ صحیح اور مفید بات سمجھ سکتا ہے۔

دل کی صفائی کا کیا طریقہ ہے؟

سوال: بدنظری سے دل میں برائی آتی ہے۔ بری بات سننے سے، زبان غلط استعمال کرنے سے مثلاً غیبت گالیاں، چغل خوری سے، غلط کاموں کے کرنے سے دل میں گندے اثرات و خرابیاں آتی ہیں۔ حب دنیا، حب خواہشات، حسد، کینہ، برائیوں کی محبت سے دل میں کینسر جیسی خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان کی صفائی کی کیا ترتیب ہے؟

جواب: کثرت ذکر سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔

کپڑا خراب ہوگیا تو سرف اور صابن سے صاف ہوتا ہے۔ کمرہ خراب ہوتا ہے تو جھاڑو سے صاف ہوتا ہے، گاڑی کی صفائی کے لئے سروس ہے۔ بدن کے لئے غسل ہے۔ دل کی صفائی جو اصل چیز ہے اس کے لئے کثرت ذکر ہے جو اپنے مرشد کامل کے طریقہ پر ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

" لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللّٰهِ "(فضائل اعمال)

یعنی: ہر شے کے لئے کوئی صفائی کرنے والی چیز ہوتی ہے۔ دلوں کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہوتی ہے۔

عجیب بات

ہم ہر چیز کی صفائی کا بہت اہتمام کرتے ہیں، لیکن ہمیں دل کی صفائی کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود کہ دل میں جتنا گند آتا ہے کسی اور چیز میں اتنا گند نہیں آتا ہے۔ بدنظری سے دل میں جو گند آتا ہے، بازار میں بے پردہ بے حیا خواتین کے دیکھنے سے، ٹی وی کیبل، موبائل کی بری تصاویر کے دیکھنے سے، حب دنیا، حب خواہشات سے، غلط ماحول سے، گانا بجانا سننے سے اور حرام کمائی سے دل میں جو نحوست، گند اور زنگ کثرت سے آتا ہے کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن اس دل کی صفائی کا کوئی خیال نہیں کرتا۔ دل اتنا گندا ہوگیا کہ دل سے یہ احساس بھی ختم ہوا کہ مجھ میں اتنا زیادہ گند آگیا جس کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ سے دور ہوگیا ہوں۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے دیوانہ اور پاگل جو اپنے آپ کو صحیح سمجھتا ہے، اپنی دیوانگی اس کو سمجھ میں نہیں آتی۔

کثرت ذکر کن آیات اور احادیث سے ثابت ہے؟

سوال: کثرت ذکر کن آیات اور احادیث سے ثابت ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے کثرت سے ذکر کرنے والوں کے لئے کامیابی کا وعدہ قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (سورۃ الجمعہ: آیت 10)

یعنی: اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تا کہ تم کو فلاح ہو۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکتوبات شریف میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کثرت ذکر میں کامیابی رکھی ہے، جو کام کثرت ذکر کے لئے رکاوٹ بنے اس کام کو دشمن سمجھو۔ جیسے بغیر ضرورت چلنا، پھرنا، بولنا، سننا، دیکھنا، کھانا پینا وغیرہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ کثرت ذکر دونوں جہانوں میں ہمارے لئے کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ آمین

کثرتِ ذکر سے سارے گناہوں کی مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ

قرآن پاک میں ہے " وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○ (سورۃ الاحزاب: آیت 35)"

یعنی: اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کثرت ذکر والے مرد اور خواتین کے لئے دو وعدے کئے ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے سارے گناہوں کی مغفرت ہوگی اور دوسرا یہ کہ بڑا معاوضہ ملے گا۔ جب گناہوں سے بخشش ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا معاوضہ مل گیا تو اور کیا چاہیے۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب کرے آمین۔

ذکر اللہ تمام اعمال سے بہتر ہے

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بلند کرنے والی اور سونا اور چاندی کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر اور جہاد میں تم دشمن کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑی ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ضرور بتادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے"۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا رحم ہے کہ ایسا آسان عمل بتایا کہ جس کے کرنے سے بڑے بڑے مقامات اور درجات ملتے ہیں، جو مشکل اعمال سے بھی نہیں ملتے۔ اگر ہم ایسے بڑے مقامات کے لئے ذکر بھی نہیں کر سکتے تو پتہ چلا کہ آخرت کی جو لا متناہی زندگی ہے اس کی اتنی فکر نہیں جیسی فانی اور

عارضی دنیا کی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ نصیب کرے۔ آمین۔

کثرت ذکر کا کیا اندازہ ہے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ لوگ مجنوں کہنے لگیں۔ (فضائل اعمال، فضائل ذکر۔ رواہ احمد) یعنی قرآن پاک میں کثرت ذکر کا حکم آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت کا معیار بتادیا کہ لوگ آپ کو دیوانہ سمجھیں۔

کثرت ذکر کی برکت سے سنت طریقہ پر چلنا آسان ہوگا

قرآن پاک میں ہے: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (سورۃ الاحزاب: آیت 21)"

یعنی: تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لیے جو اللہ سے اور آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا۔

فائدہ: تفسیر روح المعانی جلد 21 صفحہ 224 میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کثرت ذکر کا بھی بتایا ہے وہ اس لئے کہ کثرت ذکر سے اطاعت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا آسانی کے ساتھ نصیب ہوتا ہے۔ سبحان اللہ، کثرت ذکر سے کتنا بڑا مقصد اتباع سنت آسان ہوجاتا ہے۔ بندہ ناچیز بتانا چاہتا ہے کہ کثرت ذکر سے دل صاف ہوتا ہے۔ جب دل صاف ہوگیا تو پھر اتباع سنت آسان ہوجاتی ہے بلکہ خلاف سنت کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ تجربہ کرلو اسی طرح پاؤ گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اطمینان قلب ذکر ہی سے ہوتا ہے

قرآن پاک میں ہے" اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (سورۃ الرعد: آیت 28)"

یعنی: خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات شریف میں مکتوب نمبر 92 میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ **اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ** ○ آگاہ ہو جاؤ کہ دل اللہ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں۔اس قول خداوندی کی رو سے اطمینان قلب کی راہ ذکر اللہ ہے نہ کہ نظر و استدلال۔ ذکر کے ذریعہ جناب قدس سے یک گونہ مناسبت ہو جاتی ہے۔ بندہ حقیر کو اگرچہ (اس جناب سے) کوئی مناسبت (فی الحقیقت) نہیں لیکن ایک قسم کا علاقہ ذاکر و مذکور کے درمیان ضرور ہو جاتا ہے جو سبب محبت بن جاتا ہے۔ جب محبت غالب ہوئی تو اطمینان ہی اطمینان ہے جب کام اطمینان قلب تک پہنچا تو دولت ابدی اسکو نقد مل گئی۔ (مکتوب نمبر 92)

اللہ اکبر! جب ملک کے بادشاہ پر دل کا اطمینان اور بھروسہ آ گیا تو پھر انسان مطمئن ہو جاتا ہے، جب مرشد کے بتائے ہوئے ذکر سے اطمینان قلبی آ گیا تو پھر کیا بہت بڑا مقام نصیب نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ آمین

مکتوب نمبر 46 میں لکھا ہے ”حاصل یہ ہے کہ سیر و سلوک تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب (یعنی تصوف) سے مقصود آفات معنویہ اور امراض قلبیہ کا ازالہ ہے تا کہ حقیقت ایمان حاصل ہو جائے۔ جب حقیقت ایمان حاصل ہوگئی پھر وجود باری تعالیٰ، توحید باری تعالیٰ، رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام وہ احکام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے سب کے سب بدیہی بنتے ہیں، کسی نظر و دلیل کے محتاج نہیں ہوتے اور ایسا ایمان زوال سے محفوظ رہتا ہے اور آیت **اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ** (آگاہ ہو بیشک اللہ کے دوستوں پر خوف و حزن نہیں ہوگا) ایسے ہی لوگوں کی شان میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے ہی ایمان کامل سے مشرف فرمائے بحرمۃ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم (مکتوب نمبر 46)

سبحان اللہ تصوف کے ذریعہ سے ایمان جب زوال سے محفوظ ہوگیا اور دینی مسائل بدیہی بن گئے ، دلائل کی ضرورت ختم ہوگئی پھر ہمیں اور کیا چاہئے اللہ نصیب کرے، آمین۔

ذکر میں 100 سے زیادہ فائدے ہیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ فضائل اعمال کے باب فضائل ذکر صفحہ 57 میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ مشہور محدث ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ عربی میں الوابل الصیب کے نام سے ذکر کے فضائل میں تصنیف کیا ہے۔ جس میں ذکر کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ ذکر میں 100 سے بھی زیادہ فائدے ہیں۔ لیکن بندہ ناچیز محبّ اللہ عفی عنہ انہی فوائد میں سے اکتالیس فوائد نہایت مختصر طریقہ سے نقل کرتا ہے۔ غور سے پڑھئے ، انشاء اللہ تعالیٰ زندگی میں انقلاب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بلکہ تمام مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور اس کے ذریعہ سے اپنا تعلق اور رضامندی نصیب کرے۔ آمین اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

ذکر کے 41 فوائد

(1) ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے۔ (2) ذکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ (3) ذکر دل سے فکر وغم کو دور کرتا ہے۔ (4) ذکر فرحت وسرور پیدا کرتا ہے۔ (5) ذکر بدن اور دل کو قوت بخشتا ہے۔ (6) ذکر دل کو منور کرتا ہے۔ (7) ذکر رزق کو کھینچتا ہے۔ (8) ذکر کرنے والے کے دیکھنے سے رعب اور حلاوت نصیب ہوتی ہے۔ (9) ذکر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرتا ہے۔ (10) ذکر سے مراقبہ آتا ہے۔ گویا عبادت کے وقت اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ (ذکر کرنے کے ان دس فوائد کے علاوہ اگر اور کچھ نہ بھی ہو تو یہ ہی سب کچھ ہے۔) (11) ذکر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع پیدا کرتا ہے۔ (12) ذکر اللہ تعالیٰ کا قرب پیدا کرتا ہے، ذکر جتنا زیادہ ہو قرب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ (13) ذکر اللہ تعالیٰ کا رعب، معرفت اور حضور پیدا کرتا ہے۔

(14) ذکر اللہ تعالیٰ کی معرفت کا دروازہ کھولتا ہے۔ (15) ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ یاد کرتا ہے۔ (16) ذکر دل کو زندہ کرتا ہے۔ (17) ذکر دل اور روح کی غذا (خوراک) ہے۔ (18) ذکر دل کے زنگ کو صاف کرتا ہے۔ (19) ذکر لغزشوں اور خطاؤں کو دور کرتا ہے۔ (20) ذکر دل میں اللہ تعالیٰ سے جو وحشت ہے وہ دور کرتا ہے۔ (ذکر کرنے سے جو مندرجہ بالا 20 فوائد ملتے ہیں۔غور کرنے سے سارے مسائل کا حل نظر آتا ہے) (21) ذکر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلاتا ہے۔ (22) ذکر زبان کی غیبت، جھوٹ اور بدگوئی سے حفاظت کرتا ہے۔ (23) ذکر کی مجلس فرشتوں کی مجلس ہے۔ (24) ذکر کرنے والا نیک بخت اور اس کے ساتھی بھی نیک بخت ہوتے ہیں۔ (25) ذکر تصوف کا اصل اصول ہے، تمام صوفیاء کے طریقوں میں۔ (26) ذکر کرنے سے دل میں ایک گوشہ ہے جو پُر ہوتا ہے۔ (27) ذکر درخت ہے جو معرفت کا پھل دیتا ہے۔ (28) ذکر اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے، معیت نصیب ہوتی ہے۔ (29) ذکر غلاموں کے آزاد کرنے، مالی صدقہ اور جہاد کرنے کے برابر ہے۔ (30) ذکر شکر کی جڑ ہے، جتنا ذکر ہوگا اتنا شکر ادا ہوگا۔ (31) ذکر دل سے سختی دور کرتا ہے۔ (32) ذکر دل کی بیماریوں کا علاج ہے۔ (33) ذکر اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی کی جڑ ہے۔ (34) ذکر نعمتوں کو کھینچنے اور عذاب کو ہٹانے والا ہے۔ (35) ذکر کرنے والے پر اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعا ہوتی ہے۔ (36) ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ (37) ذکر پر مداومت کرنے والے ہنستے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔ (38) ذکر عبادت کے لئے بڑا معین و مددگار ہے۔ (39) ذکر کی وجہ سے انسان متقی ہوتا ہے۔ (40) ذکر جہنم کے لئے آڑ ہے۔ (41) ذکر کی کثرت نفاق سے بری ہونے کا اطمینان (سند) ہے۔

یہ فوائد شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بحوالہ شیخ الحدیث حافظ ابن قیمؒ مشہور محدث کی کتاب سے نقل کئے ہیں، یہ موتی اور جواہرات ہیں جو انھوں نے علم کے گہرے دریا سے نکال کر ہم

تک پہنچائے ہیں۔ نیک بخت وہی ہے جس نے ان سے فائدہ اٹھایا، بدبخت وہی ہے جوان موتیوں سے محروم رہا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کوان سے نفع نصیب فرماویں۔ آمین

نوٹ: ذکر کے 41 فوائد جو یہاں بیان ہوئے ہیں ان پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے سارے مقاصد میں کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ کام ایک ہے یعنی ذکر کرنا اس سے سارے مقاصد دینی، دنیاوی، اُخروی، موت سے پہلے اور موت کے بعد ساری کامیابیاں حاصل ہوں گی۔ یہ بہت زبردست اور سستا نفع مند سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کوتوفیق دے۔ آمین

ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ ہمیں کثرت ذکر کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

کون سا ذکر کثرت سے کرنا ہے؟

سوال: سوال یہ ہے کہ کون سا ذکر کثرت سے کرنا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے مبارکہ، کلمہ طیبہ، کلمہ تمجید، استغفار، سبحان اللہ، الحمدللہ ، اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ، درود شریف، وغیرہ وغیرہ بہت سے اذکار ہیں، مختلف کلمات ہیں، کون سا ذکر کثرت سے کرنا ہے ؟

جواب: اذکار چونکہ بہت سے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں۔ اس سلسلہ میں راہنمائی کے لئے اس فن کے ماہر ایسے مرشد کامل سے بیعت ضروری ہے جس سے دل کا لگاؤ ہو۔ اور ایسا ہی ہمارے بڑوں اور بزرگوں میں آج تک یہ معمول چلا آ رہا ہے، جس کی تفصیل اس مضمون میں آگے آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ بیعت کے بعد اپنے مرشد کامل نے جو اذکار بتائے وہی کرنے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی طرف سے اور اذکار نہیں کرنے۔ جیسے بیمار میڈیکل سٹور سے دوا خود نہیں لیتا بلکہ ماہر ڈاکٹر کی بتائی ہوئی دوا لیتا ہے اور اس کے ساتھ خود سے اور کوئی دوا استعمال نہیں کرتا۔ اسی طرح مرید روحانی بیمار ہے۔ اس کا مرشد روحانی معالج (ڈاکٹر) ہے۔ اس کے بتائے ہوئے اذکار کے علاوہ کوئی اور اذکار نہیں کرنے چاہیں۔

بیعت کے بغیر اذکار کرنے میں کیا حرج ہے؟

سوال: مرشد کامل کی بیعت کے بغیر اذکار کرنے میں کیا حرج ہے؟ کیا اس سے نفع نہیں ملتا؟

جواب: مرشد کامل کی بیعت کے بغیر انسان جواذ کار کرتا ہے، اس سے ثواب تو ملتا ہے لیکن اس کی ترقی نہیں ہوتی۔ موت تک اسی درجہ پر رہے گا۔ جیسے کوئی شخص بغیر استاد کے گھر میں بیٹھ کر جس درجے کی کتب پڑھتا رہے فائدہ تو ملے گا لیکن موت تک اس کو کوئی ڈگری نہیں ملے گی۔ نہ ہی آگے کسی درجہ میں ترقی ہوگی۔ اسی طرح جب کوئی بغیر مرشد کے اذکار کرتا ہے تو اس کی کوئی ترقی نہیں ہوتی نہ باطنی علم میں ترقی کرسکتا ہے، نہ لوگوں کواللہ تعالیٰ کی پہچان کرواسکتا ہے اور نہ لوگوں کواللہ تعالیٰ تک پہنچا سکتا ہے۔ بغیر مرشد کامل ورہبر کے وصول الی اللہ نصیب نہیں ہوتا، جیسے حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ نے شیخ اکبر کے حوالے سے بتایا اور اگلے مضامین آیا ہے۔ مرشد کامل کے بتائے ہوئے اذکار کرنے سے جب ایک سبق پختہ ہوتا ہے پھر دوسرا سبق ملتا ہے۔ پھر تیسرا سبق آگے چلتا ہے یہاں تک کہ اگر مرشد مناسب سمجھے تو خلافت بھی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا واسطہ بنتا ہے۔ بغیر مرشد کامل، اذکار کرنے کی مثال جرنیٹر جیسی ہے۔ اس سے بھی روشنی حاصل ہوتی ہے۔ بجلی کی ضرورت اس سے بھی پوری ہوتی ہے لیکن بہت مشکلات اٹھانی پڑتی ہیں۔ اس کی نسبت بجلی گھر سے جو کنکشن ہوتا ہے اس سے بجلی کی ساری ضروریات بہت آسانی سے اور استقامت کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔ اپنے مرشد کے بتائے ہوئے اذکار سے روشنی اور ترقیات ملتی ہیں کیونکہ وہ سلسلہ والے حضرات کے ذریعہ اور برکت سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ سے آتی ہیں اور وہ آسانی اور استقامت کے ساتھ حاصل ہوتی رہتی ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ نے صقالۃ القلوب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے دو چیز آ رہی ہیں (1) علم نبوی (2) نور نبوی۔ علم نبوی کتابوں سے ملتا ہے۔ نور نبوی علی صاحبھا التحیۃ والسلام سینہ بسینہ منتقل ہو رہا ہے۔ انسان اگر علم نبوی حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ کتابوں کے پڑھنے سے ملتا ہے۔ اگر نور نبوی حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ خانقاہ میں مرشد کامل سے بیعت کے ذریعہ سے اس کے سینہ سے ملتا ہے۔

مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ملفوظات احمد لاہوری میں فرمایا ہے

رنگ ہے قرآن　　رنگ فروش ہیں علماء کرام　　رنگ ساز ہیں صوفیا عظام

یعنی مسلمان کا رنگ قرآن ہے اور یہ رنگ مدارس میں علماء کرام سے ملتا ہے۔ اور یہ رنگ مسلمان پر خانقاہوں میں مرشدین کاملین سے چڑھتا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ مدارس سے رنگ ملتا ہے اور خانقاہوں سے رنگ چڑھتا ہے۔ پھر فرمایا کہ قرآن پاک میں ہے ''صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً'' (سورۃ البقرہ: آیت 138) یعنی: اللہ کا رنگ اور اللہ سے اچھا کس کا رنگ ہے۔ اس رنگ سے وہی رنگ مراد ہے جو خانقاہ سے ملتا ہے۔ عجیب تحقیق ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آدابِ معاشرت میں لکھا ہے کہ ایک ہے ترجمہ سیکھنا یہ مدارس سے ملتا ہے، دوسرا ہے ترجمہ اپنے آپ میں لانا۔ یہ خانقاہوں سے ملتا ہے۔ یعنی قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کا ترجمہ سیکھنا یہ مدارس میں علماء کرام سے سیکھنا پڑتا ہے۔ دوسرا ہے اس قرآن پاک اور احادیث مبارک پر عمل کرنا یہ خانقاہوں میں مرشدین کاملین سے حاصل ہوتا ہے۔ (تجربہ تو کرلو اسی طرح پاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ)

دنیا میں رنگ چڑھانے والے وہی نظر آتے ہیں جو خانقاہوں سے تربیت یافتہ اور فیض یافتہ ہیں۔ غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ، بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ سے لے کر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا الیاس (بانی تبلیغی جماعت) ہمارے سیدی و مرشدی مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ تک سب خانقاہوں کے فیض یافتہ

تھے۔اللہ تعالیٰ ہمیں سچا متقی بنائے اور اولیاء اللہ کی رہبری نصیب فرمائے۔آمین۔
مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ ملفوظات کمالات اشرفیہ صفحہ 183 میں فرماتے ہیں کہ بدون صحبت شیخ اگر کوئی لاکھ تسبیح پڑھتا رہے کچھ نفع نہیں۔حضرت خواجہ صاحب (حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلقین میں سے ایک صاحب) نے عرض کیا کہ حضرت ذکر اللہ میں یہ کیفیت ہونی چاہیے تھی کہ وہ خود (اصلاح باطن کے لئے) کافی ہو جایا کرتا، صحبت شیخ کی کیوں قید ہے؟ فرمایا کہ کام تو ذکر اللہ ہی بنادے گا لیکن عادت اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بدون صحبت شیخ کے ہر ذکر کام بنانے کے لئے کافی نہیں اس کے لئے صحبت شیخ شرط ہے۔جس طرح کاٹ جب کرے گی تلوار ہی کرے گی لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کے قبضہ میں ہو ورنہ اکیلی تلوار کچھ نہیں کر سکے گی۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان حضرات کرام کے ملفوظات سے رہنمائی نصیب کرے۔آمین۔اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

اللہ تعالیٰ کی محبت سے سب کچھ ملتا ہے

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (سورۃ البقرہ: آیت 138)
یعنی: اور جو مومن ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قوی محبت ہے۔
مومن کی یہ صفت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ساری محبوب چیزوں سے مقدم ہو۔جب محبت الٰہی مل گئی پھر غیر اور مخلوق کی محبت دل سے نکل جائے گی۔ہاں مخلوق سے تعلق بھی رکھتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کے رکھتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت مل گئی تو سب کچھ مل گیا۔جب مخلوق سے محبت اور تعلق ہو تو پریشانی ہوگی۔مخلوق تو خود محتاج ہے اور محتاج کسی اور کا کیا بنا سکتا ہے۔

ایک مثال ہے

ایک آدمی کو کسی بے دین، بدکردار خاتون کے ساتھ محبت ہوگئی تو اس آدمی کا سارا ذہن، شوق، محبت، گفتگو، قدم، نظر، خرچہ، آمدورفت گویا ہر چیز اسی کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ماں باپ، بیوی، بچے، کاروبار چھوڑ کر سب کو ناراض کر کے اس کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں گھس گئی پھر غیر کی محبت دل سے نکل جائے گی، ہاں غیر سے تعلق بھی رکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کے رکھتا ہے۔ اور اگر غیر کی محبت دل میں گھس گئی پھر غیر اور مخلوق کا خیال رکھے گا، خواہشات کا خیال کرے گا اور اللہ کی رضاء اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا لیکن دل کی خواہشات کی فکر ہوگی۔ یہ اللہ سے محبت نہ ہونے کی علامت ہے۔ اللہ ہماری حفاظت فرماویں۔ اپنی محبت و معرفت نصیب کرے۔ آمین۔ اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور معرفت کس طرح آئے گی؟

اپنے مرشد کامل کے بتائے ہوئے ذکر سے دل میں صفائی آتی ہے۔ حب دنیا و خواہشات سے دل جب صاف ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت خود بخود آتی ہے کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت کا گھر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت زمین و آسمان، پہاڑوں اور دریاؤں، باغات، کارخانوں، جائیدادوں، دولت وغیرہ وغیرہ میں نہیں آسکتی۔ مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت آسکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دل حب دنیا و حب خواہشات اور حب غیر اللہ سے صاف ہو۔ اگر کمرے میں گندگی پڑی ہو تو کوئی اس میں نہیں آتا۔ جب صفائی ہوگئی تو پھر رہنے والے آتے ہیں۔ اسی طرح جب دل میں غیر اللہ کی اور خواہشات کی محبت کی بدبو پڑی ہوئی ہو تو پھر محبت الٰہی و معرفت الٰہی اس دل میں کس طرح آسکتی ہے۔ پہلے صفائی ہوگئی پھر محبت الٰہی اور معرفت الٰہی جلدی جلدی اپنے گھر

میں یعنی مومن کے دل میں آتی ہے۔ آپ تجربہ کرلیں، اپنے مرشد کے بتائے ہوئے ذکر سے کیا ترقی ملتی ہےاورذاکرین سے پوچھ لیں۔

سمجھ کی بات

اس معاشرے میں بازاروں میں آنے جانے سے ہمارا دل گندا ہوجاتا ہے۔ برے ماحول (مثلاً بازاروغیرہ) میں ضروریات زندگی کی وجہ سے جانا پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے دل میں گند آجاتا ہے لیکن ساتھ ساتھ دل کی صفائی کا خیال بھی ضروری ہے۔ مثلاً جب کپڑا استعمال کی وجہ سے گندا ہو جائے تو اس کی صفائی کے لئے صابن کی ضرورت پڑتی ہے۔ کمرے میں گردوغبار آ گیا تو اس کی صفائی کے لئے جھاڑو کی ضرورت ہے۔ برتن جب استعمال سے گندا ہوگیا تو اس کی صفائی کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح جب ایک مرتبہ بازار میں جانے سے، بے پردہ خواتین کو دیکھنے سے، دل میں جو گند آتا ہے وہ ایک مہینہ تک دل سے نہیں نکلتا۔ اورٹی وی، کیبل اور گانے بجانے وغیرہ سے دل میں جو گند آتا ہے اس سے تو ایمان نکلنے کا خطرہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے معاشرہ میں جب دل گندا ہو جائے تو اس کی صفائی کے لئے ذکر کی ضرورت ہے۔

مرشد کے بتائے ہوئے ذکر سے اگر دل کی صفائی نہیں کرتا تو وہ انسان اپنے آپ سے بھی تنگ ہوگا، ماں باپ کو بھی پریشان کرے گا، اس سے لوگ بھی تنگ ہوں گے پھر اس کی دنیا بھی خراب اور آخرت بھی خراب ہوجائے گی۔ اپنے مرشد کے بتائے ذکر سے دل کی صفائی ہوجائے گی، تجربہ کرلو اسی طرح پاؤ گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

عجیب واقعہ

میرے والد مرحوم نے بتایا کہ میں بہت مزے سے ذکر کررہا تھا اور دل میں دنیا کی کوئی پریشانی نہیں تھی۔ ایک آدمی ملنے کے لیے آیا اور میرے ساتھ بیٹھ گیا۔ باتوں باتوں میں لمبا سانس لیا اور کہا کہ

’’ملا صاحب کیا کھائیں گے‘‘۔اس کی بات کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔اُس شخص نے پھر لمبا سانس نکالا اور بات دہرائی کہ’’ کیا کھائیں گے،قحط سالی کی وجہ سے ایک قطرہ بھی بارش کا نہیں برسا اور سارے علاقے میں گندم کی کوئی فصل نہیں ہوئی ملا صاحب کیا کھائیں گے۔‘‘ والد مرحوم نے بتایا کہ اس کے بار بار بات کرنے سے وہ بات میرے دل میں اتر گئی اور بھوک کا وسوسہ دل میں آ گیا۔ ذکر چھوڑ کر مرغہ کبزئی کے چھوٹے سے بازار کی طرف گیا تا کہ کچھ بندوبست کرلوں لیکن وہاں بھی مخلوق تھی جو خود محتاج تھی،دوسروں کا کیا بنا سکتی تھی۔واپسی پر میں نے سوچا کہ باتوں کے سننے سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل کا جو یقین تھا وہ کمزور ہو گیا اور مخلوق کی طرف متوجہ ہو گیا اور خالق سے دور ہو گیا۔پھر میں نے ذکر کثرت سے شروع کیا تو ذکر کی برکت سے تمام وساوس دل سے نکل گئے اللہ پر یقین واپس آ گیا اور آج تک رزق مل رہا ہے۔

سمجھ کی بات

اس واقعہ سے پتہ چلا کہ عام لوگوں کے ملنے اور بات چیت کرنے سے دل پر برا اثر آتا ہے لیکن ہمیں اسی معاشرہ میں زندگی گذارنی،کاروبار ملازمت وغیرہ کرنی ہے۔اس معاشرے سے جان نہیں چھڑا سکتے اور اس معاشرے کی وجہ سے دل میں بُرا اثر آتا ہے۔

اس برے اثر کو دور کرنے کے لئے اپنے مرشد کامل کے بتائے ہوئے ذکر سے دل کی صفائی اور سروس کی ضرورت ہے ورنہ دل میں گند اور برے اثرات بڑھتے رہیں گے آخر کار یہ ڈر ہے کہ ایمان کمزور ہو جائے گا۔یہاں تک کہ مخلوق،دنیا اور خواہشات کی محبت بہت زیادہ ہو جائے گی اور خالق تعالیٰ،آخرت اور اتباع سنت کی محبت کم ہو جائے گی۔ذکر کرنے سے بُرے اثرات دور ہو جائیں گے اور دنیا و آخرت میں کامیابی مل جائے گی۔انشاء اللہ تعالیٰ

بیعت کی اہمیت بڑوں اور بزرگوں کی نظر میں

پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ العالی اپنی کتاب ''تصوف وسلوک'' صفحہ 72، 73 میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ میں کتابوں کا عالم ہوں اور وہ اللہ کا عالم ہے۔

''قطب الارشاد'' صفحہ 536 اور ''تصوف وسلوک'' صفحہ 72 میں لکھا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیعت کے بعد ترقیات ملی تو اپنے بارے میں فرمایا کہ **لَوْ لَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ نُعْمَانُ**۔ **یعنی:** ''اگر میری صحبت میرے مرشد کے ساتھ دو سال نہ ہوتی تو نعمان ہلاک ہو جاتا''۔

مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ 526 جلد 1 میں لکھا ہے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''**مَنْ تَفَقَّهَ وَ لَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَ مَنْ تَصَوَّفَ وَ لَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ**''۔ **یعنی:** جس نے (علم) فقہ حاصل کیا مگر (علم) تصوف حاصل نہ کیا اس نے فسق کیا۔ جس نے (علم) تصوف حاصل کیا مگر (علم) فقہ حاصل نہ کیا وہ زندیق ہوا۔ جس نے ان دونوں (علوم) کو جمع کیا بس وہ محقق ہوا۔

ایقاظ الهمم فی شرح الحکم میں لکھا ہے کہ ''**لِنِسْبَةُ التَّصَوُّفِ اِلَی الدِّيْنِ نِسْبَةُ الرُّوْحِ اِلَی الْجَسَدِ**'' یعنی تصوف کی نسبت دین کے ساتھ اس طرح ہے جیسے روح کی نسبت جسم کے ساتھ ہے۔ غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف اور علوم باطنی کے امام تھے۔ بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ، حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ، سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ، جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ، شبلی نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ سارے حضرات علم باطنی اور تصوف میں مشہور اور مقتداء

تھے۔امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف کی برکت سے مجدد الف ثانی ہوئے۔ ماضی قریب میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف میں امام رہے۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی دار العلوم دیوبند)، امام اعظم ثانی فقیہ العصر مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حکیم الامت مجدد ملت قاطع بدعت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ سب بڑے حضرات حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے اور ان سے فیضیاب تھے۔ ان حضرات سے ساری دنیا میں جو فیوضات، برکات اور دینی خدمات نظر آتی ہیں یہ سب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیض کا ثمر ہے نہ کہ علم ظاہری کا اس کے باوجود کہ آپ نے علم ظاہری میں کافیہ سے آگے نہیں پڑھا تھا۔ علم ظاہری میں تو ان حضرات کے علاوہ اور بڑے بڑے علماء دنیا میں ہوں گے لیکن ان بڑے بڑے علماء کا فیض اور اتباع سنت کا اثر تو ان کے اپنے گھروں میں، ان کے مدرسوں میں بھی نہیں آ سکا ساری دنیا تو دور کی بات ہے۔

مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی تبلیغی جماعت) کا فیض دنیا کے کونے کونے میں نظر آتا ہے۔ انہوں نے یہ فیض مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالی سے حاصل کیا تھا اور ان سے بیعت تھے۔ اگر صرف علم ظاہری سے کام لیا جائے تو ہم نے کچھ بڑے علماء کرام کے گھروں میں دیکھا ہے کہ ان کا بچہ بے نمازی ہوتا ہے اور داڑھی بھی منڈواتا ہے۔ مرشد کامل کے ذریعہ سے علم باطن حاصل کرنے والے دور دراز میں رہنے والے لوگ ذاکرین، نمازی اور اتباع سنت والے بنتے ہیں۔ یہ بیعت کی برکت نہیں تو اور کیا ہے۔ شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔ مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں سے بیعت تھے۔

شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ (مصنف فضائل اعمال اور فضائل صدقات) پیر کامل تھے آج ان کے بہت خلفاء عظام ہیں جو اذکار کا سلسلہ چلا رہے ہیں اور خانقاہی نظام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ نے صقالۃ القلوب میں لکھا ہے کہ ایک ہے علم

نبوی وہ کتابوں سے ملتا ہے، دوسرا ہے نورِ نبوی وہ سینوں (مرشد کامل کے سینے) سے ملتا ہے۔
ہمارے زمانے میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا عبدالکریم رحمہ اللہ تعالیٰ بیر شریف والے، حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کراچی والے حتیٰ کہ حضرت مکرم ومعظم وسیدی ومرشدی حضرت مولانا خواجہ خواجگان قطب دوراں امام وقت حضرت خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ تک سارے حضرات نے بیعت کے ذریعہ سے دنیا میں رونق چڑھائی اور ذکر کی برکت سے لوگوں کے دلوں میں نورِ ہدایت کے چراغ جلائے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان حضرات کے انوارات، فیوضات اور برکات نصیب کرے۔ آمین۔ ان کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

بیعت کے بارے میں مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دس بیش قیمت ملفوظات

ملفوظ نمبر 1: ”امراض روحانی (جیسا بدزبانی، غیبت گوئی، بدنظری اور حسد جیسی برائیوں سے نہ بچنا اور اتباع سنت نہ کرنا وغیرہ وغیرہ) کا علاج صحبت شیخ کے سوا کچھ نہیں۔ یہ کتابیں پڑھنے سے دور نہیں ہوتے، دینی مدارس میں کتابوں پر عبور ہو جاتا ہے مگر تکمیل نہیں ہوتی۔ اس لئے علماء کی بھی کما حقہ اصلاح نہیں ہوتی“۔ (ملفوظات مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ صفحہ 72)

ملفوظ نمبر 2: ”یہ یاد رکھئے کہ علم اور چیز ہے اور تربیت اور چیز ہے۔ امراض روحانی کا فقط ایک علاج ہے اور وہ اللہ والوں کی صحبت ہے۔ ان کی صحبت میں اللہ کے پاک نام کی برکت سے اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (صفحہ 72)

ملفوظ نمبر 3: ”بعض بے سمجھ کہتے ہیں کہ تصوف بدعت ہے (حالانکہ یہ بات غلط ہے)۔ تصوف لوح محفوظ سے آیا ہے۔ اس کی بڑی برکتیں ہیں (اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں

فرمایا ہے کہ " يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ ")۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرماوے، آمین۔ (صفحہ93)

ملفوظ نمبر 4: "علمائے کرام (مدارس میں) قرآن سمجھا دیتے ہیں۔ صوفیاء عظام (خانقاہوں میں) اس کا رنگ چڑھا دیتے ہیں۔ قرآن رنگ ہے۔ قولہ تعالیٰ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (سورۃ البقرہ: آیت138) **یعنی:** اللہ کا رنگ اور اللہ سے اچھا کس کا رنگ ہے۔ دنیا کے رنگ ظاہر کو رنگتے ہیں اور قرآن باطن کو رنگتا ہے۔ قرآن کا رنگ چڑھ جائے تو انسان انسان بنتا ہے۔" (صفحہ108)

ملفوظ نمبر 5: "عالم شکوک وشبہات دور کردے گا مگر عمل کا رنگ اس وقت تک نہیں چڑھتا جب تک کامل کی صحبت نصیب نہ ہو، کامل سے اخذ فیض کے لئے (تین چیزیں ضروری ہیں) نمبر1: عقیدت، نمبر2: ادب، نمبر3: اور اطاعت کی ضرورت ہے"۔ (صفحہ108)

ملفوظ نمبر 6: "یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ انسان جس فن میں کمال حاصل کرتا ہے اس فن کے کامل کی صحبت میں مدت مدید تک اپنے آپ کو بٹھائے گا تو کامل ہو جائے گا۔ مثلاً درزی بننے کے لئے درزی کی صحبت میں مدت مدید تک بیٹھنا ضروری ہے۔ استاد کی ہر نقل وحرکت کو دیکھے گا۔ استاد کچھ زبان سے کچھ عمل سے سمجھائے گا۔ آہستہ آہستہ یہ بھی کامل (درزی) ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر تزکیہ نفس چاہئے تو اس فن کے کاملین کی تلاش کرنی پڑے گی۔ کامل نایاب نہیں۔ کمیاب ضرور ہیں۔ وہ اللہ نے بیج کے طور پر رکھے ہوئے ہیں وہ عام نہیں ملتے اور نہ اُن کی بہتات (زیادتی) ہے۔" (صفحہ118)

ملفوظ نمبر 7: "یہ چوروں اور ڈاکوؤں کا جہان ہے۔ یہاں کئی ایمان پر ڈاکہ مارنے والے ہیں، بیوی بھی ڈاکو ہے، اولاد بھی ڈاکو ہے، برادری بھی ڈاکو ہے (آج کل ٹی وی، کیبل، انٹرنیٹ، موبائل وغیرہ بھی ڈاکو ہے)۔ ان ڈاکوؤں سے ایمان بچانے کی تدبیر یہی ہے کہ اللہ والوں

کی صحبت اختیار کی جائے اس طرح ایمان کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے" (صفحہ140)۔تجربہ کرلو اسی طرح پاؤ گے انشاءاللہ۔

ملفوظ نمبر8: "اللہ ہو کا پاک نام لینے والے کے لئے عجائبات کے ایسے دروازے کھلتے ہیں کہ اس مقابلہ میں ساری دنیا کے خزانے ہیچ نظر آتے ہیں۔جس کو اس کی لذت حاصل ہوجاتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ اس سے کہیں کہ اے میرے بندے تو ساری دنیا کے خزانے لے لے اور یہ لذت واپس دے دے تو وہ عرض کرے گا کہ اے اللہ یہ نعمت میرے پاس ہی رہنے دے اور دنیا کے خزانے کسی اور کو عطا کردے۔"(صفحہ135)

سبحان اللہ اس کا پتہ اس کو ہوگا جو مرشد کامل کا بتایا ہوا ذکر کر رہا ہے۔

ملفوظ نمبر9: "میں کہا کرتا ہوں رنگ ہے قرآن ،رنگ فروش ہیں علماء کرام، رنگ ساز ہیں صوفیائے عظام۔مثلاً تہجد کا لفظ قرآن مجید میں آیا ہے۔علماء کی صحبت میں بیٹھ کر طالب علم میں یہ کمال پیدا ہوجاتا ہے کہ ایک لفظ تہجد پر تقریباً تین گھنٹے بول سکتا ہے کہ یہ لفظ سہ اقسام میں کیا ہے،شش اقسام میں کیا ہے، ہفت اقسام میں اسے کیا کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔مگر کیا اتنی تفصیل علمی معلوم ہونے کے بعد طالب علم تہجد پڑھنے کا پابند ہوجاتا ہے؟ اگر طالب علم سے کہا جائے تم تہجد کے فضائل بیان کرو تو کم از کم ایک گھنٹہ تک بیان کرسکتا ہے مگر کیا اس بحر علمی کے باوجود وہ طالبعلم تہجد پڑھنے کا عادی ہوجاتا ہے؟ ہرگز نہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب کسی کامل کے پاس جائے گا تو وہاں تہجد پابندی سے پڑھنے کی عادت پیدا ہوجائے گی۔"(صفحہ50)

ملفوظ نمبر10: "علماء کرام کے بعد اسلام محمدی کی دوسری محافظ جماعت صوفیائے عظام کی ہے۔علماء کرام تو قرآن مجید اور حدیث شریف کا مطلب سمجھاتے ہیں۔مگر باوجود سمجھ جانے کے پھر بھی عملی کمزوریاں، سمجھنے والوں میں باقی رہتی ہیں۔ان عملی کمزوریوں کی اصلاح صوفیائے عظام کی صحبت میں بیٹھنے سے ہوتی ہے۔بشرطیکہ ان کے حضور میں عقیدت سے بیٹھے۔ادب کرے

اور جو فرمائیں ان پر پورے طور پر عمل کرے۔ ایک تو رنگ ہے۔ دوسرا رنگ فروش ہے۔ تیسرا رنگ ساز ہے۔ رنگ فروش سے رنگ لاتے ہیں۔ اور پگڑی پر رنگ ساز سے رنگ چڑھواتے ہیں بالکل اسی طرح دین کا نقشہ ہے۔ قرآن مجید ایک عجیب رنگ ہے جو لوح محفوظ سے آیا ہے جو اس رنگ سے رنگا جائے اس کی دنیا کی زندگی بھی خوشگوار اور آخرت میں بھی کامیاب ہوگا۔ بہرحال قرآن مجید ایک رنگ ہے اور رنگ فروش علماء کرام ہیں۔ ان کی صحبت سے یہ رنگ ملتا ہے اور رنگ ساز صوفیائے عظام ہیں ان کے حضور میں مدت مدید تک رہنے سے قرآن مجید کا رنگ ایک نیک نیت خدا کی رضاء کے طالب انسان پر چڑھ جاتا ہے۔'' (صفحہ 52)

مدارس میں علماء کرام کی صحبت سے قرآن پاک کا رنگ ملتا ہے اور علماء کرام بنتے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ خانقاہوں میں صوفیاء عظام کی صحبت سے قرآن کا رنگ چڑھتا ہے۔ تجربہ کرلو اسی طرح پاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ملفوظات مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ملفوظ نمبر 1: ''ایک ہے ترجمہ سیکھنا (علم ظاہری حاصل کرنا) وہ مدارس سے ملتا ہے۔ دوسرا ہے ترجمہ اپنے آپ میں لانا (اس پر عمل کرنا) وہ خانقاہوں سے مرشد کامل کی صحبت سے مل جاتا ہے''۔ (آداب معاشرت، حقیقۃ التصوف والتقویٰ)

ملفوظ نمبر 2: ''وہ فرماتے ہیں بدون صحبت شیخ اگر کوئی لاکھ تسبیح پڑھتا رہے کچھ نفع نہیں۔ حضرت خواجہ صاحب (حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلقین میں سے) نے عرض کیا کہ حضرت خود ذکر اللہ میں یہ کیفیت ہونی چاہیے تھی کہ وہ خود کافی ہو جایا کرے۔ صحبت شیخ کی کیوں قید ہے؟ فرمایا کہ کام تو ذکر اللہ ہی بناوے گا لیکن عادت اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بدون شیخ کی صحبت کے ہر ذکر کام بنانے کے لئے کافی نہیں اس کے لئے صحبت شیخ شرط ہے۔ جس طرح کاٹ جب

کرے گی تلوار ہی کرے گی لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کے قبضہ میں ہو ورنہ اکیلی تلوار کچھ نہیں کر سکے گی۔ گوکاٹ جب ہوگی تو تلوار ہی سے ہوگی۔'' (ملفوظات کمالات اشرفیہ صفحہ 183)
حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ جو حکیم الامت مجدد ملت ہے، اُن کی بات پر اعتماد کرنا چاہیے اور کسی مرشد کامل سے بیعت ہو جانا چاہیے۔

ملفوظ نمبر 3: مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ'' بیعت کے وقت اجمالاً (مرشد) کے ذریعہ سے القائے نسبت ہو جاتی ہے یعنی مناسبت اجمالی حق تعالیٰ کے ساتھ پیدا ہو جاتی ہے اہل اللہ کے ساتھ تعلق ہو گیا تو گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہو گیا۔ بیعت سے گویا ایک خصوصیت ہو گی اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کمالات اشرفیہ صفحہ 225)
اس مضمون میں انسان کی آنکھ کھل جائے گی۔

مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ بانی تبلیغی جماعت

ماہنامہ رسالہ سلوک واحسان کراچی میں صفر المظفر 1432ھ کے شمارہ کے صفحہ 11 پر لکھا ہے کہ'' بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ سالہا سال مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خانقاہ میں پڑے رہے۔ اللہ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ اللہ کا نام لینے سے اس کو جو نور حاصل ہوا، اسی نور سے سارے عالم کو سیراب کیا اور منور کیا''۔ حضرت مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ جب دعوت کے سلسلہ میں لوگوں سے ملتے تھے تو واپسی پر ان لوگوں کے ملنے سے جو نحوست چڑھتی تھی، اگرچہ دعوت اور کلمے کی نسبت سے ملتے تھے پھر بھی اس نحوست کو دور کرنے کیلئے اپنے مرشد کے پاس حاضر ہوتے تھے۔
مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' تصوف سے مقصود یہ ہے کہ مأمورات شرعی، مرغوبات طبعی بن جائیں اور منہیات شرعی، مکروہات طبعی بن جائیں (ملفوظات مولانا الیاسؒ صفحہ 15)۔ عجیب کمال ہے کہ تصوف کے ذریعے سے اوامر طبیعت کے مرغوب کھانا، پینا، سونا جیسے بن جائیں گے اور

نواہی طبیعت کے مکروہ بھوک، پیاس، نیند نہ آنا جیسے بن جائیں گے۔ یہ بہت بڑا مقام ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب کرے۔ آمین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مجاز صقالۃ القلوب میں لکھتے ہیں کہ ایک ہے علم نبوی وہ کتابوں سے ملتا ہے۔ دوسرا ہے نور نبوی وہ سینوں (مرشد کامل کے سینے) سے ملتا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ نے فضائل اعمال صفحہ 631 باب فضائل تبلیغ میں تحریر فرمایا

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (سورۃ التوبہ: آیت 119)

یعنی: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو (بیان القرآن)

مفسرین نے لکھا ہے کہ سچوں سے مراد اس جگہ مشائخ صوفیہ ہیں جب کوئی شخص ان کی چوکھٹ کے خدام میں داخل ہو جاتا ہے تو ان کی تربیت اور قوت ولایت کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتا ہے، شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ ''اگر تیرے کام دوسرے کی مرضی کے تابع نہیں ہوتے تو تو کبھی بھی اپنے نفس کی خواہشات سے انتقال نہیں کر سکتا گو عمر بھر مجاہدے کرتا رہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ شیخ کامل کی تلاش میں سعی کر، تاکہ وہ تیری ذات کو اللہ سے ملا دے''۔

جو علماء صرف کتابوں کے پڑھنے سے اپنے آپ کو کامل سمجھتے ہیں وہ حضرات اس مضمون پر کچھ غور کریں۔

فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہدایت آموز واقعہ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانے میں فقیہ العصر کا لقب رکھتے تھے۔ ان کے بارے میں علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی فقاہت فتاوی شامی کے مصنف سے زیادہ ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ صرف زیارت کے لئے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے۔ واپسی کا عرض کیا کہ تدریس کی وجہ سے طلباء انتظار میں ہیں۔ حضرت نے رات گزارنے کا فرمایا۔ مولانا نے کہا کہ

خانقاہ میں رش کی وجہ سے نیند میں خلل آئے گا۔حضرت نے فرمایا کہ میں خانقاہ والوں کو سمجھا دوں گا۔مولانا نے عرض کیا ٹھیک ہے صبح واپس چلا جاؤں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ رات وہاں پر سو گئے۔فرماتے ہیں کہ تہجد کے وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا بہت سارے لوگ نوافل پڑھ رہے ہیں۔تلاوت کر رہے ہیں، تسبیحات کر رہے ہیں، کچھ بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔میرے دل میں خیال آیا کہ رشید احمد وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ میں شامل ہونے کی تمنا میں تو آ گئے ہو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا خُلق تو یہ تھا۔متقی اور کامل ایمان والوں کے بارے میں قرآن پاک میں ہے کہ ''كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ○ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (سورۃ الذّٰریٰت : آیت 18,17) اور ایک مقام پر ہے کہ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ'' (سورۃ السجدۃ: آیت 16)۔ خانقاہ شریف کا ماحول دیکھنے سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا نقشہ یاد آیا اور اس سے متاثر ہوئے۔وضو کیا، نفل پڑھے، بیٹھ کر ذکر شروع کر دیا۔نماز صبح کے بعد حضرت سے واپسی کا عرض کیا۔حضرت نے فرمایا مولانا ذکر تو کر رہے ہو تو سیکھ کر ذکر کر لو۔مولانا کو کوئی جواب نہیں آیا۔آخر گذارش کی کہ حضرت مجھے بیعت کر لو۔حضرت نے اسی وقت بیعت کے کلمات پڑھائے اور ذکر سکھایا۔مولانا فرماتے ہیں ان کلمات کو پڑھ کر میرے دل میں ایسی کیفیت ہوئی کہ میں نے سوچا ساری عمر میں نے پڑھانا ہی ہے مگر اپنی اصلاح کے لئے بھی کچھ وقت ہونا چاہیے۔مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حضرت ایک ماہ قیام کروں گا۔ایک ماہ میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے توجہات دیں، ذکر کرایا حتیٰ کہ حضرت کے اندر نسبت کا نور چمکنے لگا۔مرشد کامل مرید کا امتحان لیتا ہے۔حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک صاحب نے کھانے کی دعوت دی تو حضرت رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی ساتھ لے گئے۔حضرت نے ان کو دستر خوان کے کونے پر بٹھایا، ہلکا کھانا ان کو کھلایا اور ساتھیوں کو مرغ اور اچھا کھلایا گیا۔حضرت نے فرمایا کہ رشید احمد میرا دل

چاہتا ہے کہ تجھے جوتوں میں بٹھاتا مگر میں نے کہا چلوتمہیں دسترخوان کے کونے میں ہی بٹھا دیتے ہیں۔ حضرت نے ان کے چہرے کو دیکھا کہ ناگواری محسوس ہوتی ہے یا نہیں۔ تو مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بالکل تازہ چہرہ اور کشادہ پیشانی سے عرض کیا کہ حضرت میں تو جوتوں میں بیٹھنے کے قابل بھی نہیں تھا آپ نے مجھ پر احسان کیا کہ دسترخوان پر بیٹھایا۔ حضرت نے فرمایا الحمدللہ اس میں جو نفس تھا وہ مٹ چکا ہے، مر چکا ہے۔ حضرت نے ان کو خلافت دی۔ مولانا نے عرض کیا حضرت میں کچھ نہیں ہوں مجھے کیوں خلیفہ بنایا۔ حضرت نے فرمایا اسی وجہ سے خلافت دیتا ہوں کہ تم سمجھ رہے ہو کہ تم کچھ نہیں ہو، اگر تم اپنے آپ کو کچھ سمجھتے تو پھر آپ خلافت کے قابل نہ ہوتے۔ ایک مہینہ کے بعد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ گنگوہ آ گئے۔ ایک ماہ وہاں پر کام کرتے رہے۔ ایک ماہ کے بعد پھر حضرت حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو حضرت نے ان سے پوچھا۔ میاں رشید احمد بیعت سے کچھ تبدیلی نظر آئی۔ مولانا تھوڑی دیر سوچتے رہے، پھر فرمانے لگے، تین تبدیلیاں نظر آئیں، پوچھا کونسی ہیں؟ (1) پہلے شریعت پر عمل کرنے کے لئے اپنے نفس کو مجبور کرنا پڑتا تھا اب بے تکلفی کے ساتھ شریعت پر عمل ہو جاتا ہے۔ یعنی طبیعت شریعت کے موافق بن گئی۔ شریعت جس طرح چاہتی ہے، طبیعت بھی اسی طرف جاتی ہے۔ (2) دوسری تبدیلی یہ ہے کہ پہلے مطالعہ میں نصوص کے درمیان تعارض نظر آتا تھا۔ اب نصوص کے درمیان تعارض ختم ہو گیا کہیں تعارض نظر نہیں آتا۔ (3) تیسری تبدیلی یہ ہے کہ مجھے پہلے کسی مدح سے خوشی اور ذم سے ناراضگی محسوس ہوتی تھی۔ اب دونوں برابر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے مخلوق راضی ہو یا ناراض ہو کوئی پرواہ نہیں۔ حضرت نے فرمایا، الحمدللہ دین میں تین درجے ہیں علم، عمل اور اخلاص۔ علم میں دو درجے ہیں۔ علم غیر کامل اور علم کامل۔ علم غیر کامل عام علم ہوتا ہے۔ علم کامل وہ ہوتا ہے کہ جو نصوص کے درمیان تعارض نظر نہیں آتا۔ عمل بھی ناقص اور کامل، عمل ناقص وہ عام عمل ہوتا ہے۔ عمل کامل وہ ہوتا ہے کہ طبیعت شریعت کے مطابق بن جائے۔ اخلاص کے دو درجہ ہیں۔ اخلاص ناقص اور اخلاص

کامل۔ اخلاص ناقص عام اخلاص ہوتا ہے۔ اور اخلاص کامل وہ ہوتا کہ مدح ذم کی پرواہ نہ رہے۔

سمجھ کی بات یہ ہے کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ جو فقیہ العصر، امام اعظم ثانی کے لقب والے ہیں، اُن کو بھی بیعت کی ضرورت پیش ہوئی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کی اور بیعت سے بہت ترقی بھی محسوس کی۔ اس کے باوجود کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ ظاہری علم میں اس سے بہت کم تھے، کافیہ سے آگے نہیں پڑھا تھا لیکن علم کے دریاؤں جیسے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی دارالعلوم دیوبند) اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے رہبر اور مرشد تھے، ہم جیسے لوگ کس باغ کی مولی ہیں اور ہمارے لئے بیعت کتنی زیادہ ضروری ہے۔ عقل سے کام لینا چاہیے اور وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

جس کا مرشد نہ ہو اس کا مرشد شیطان ہوگا

تصوف کے موضوع پر مرکزی کتاب **اِیْقَاظُ الْھِمَمْ فِی شَرْحِ الْحِکَمْ** (مطبع خانقاہ سراجیہ) کے صفحہ 212 جلد 1 میں لکھا ہے **مَنْ لَّا شَیْخَ لَہٗ فَالشَّیْطَانُ شَیْخُہٗ**۔ ترجمہ: جس شخص کا مرشد کامل نہ ہو، تو اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے۔ یعنی جب مرشد کامل کی رہبری نہ ہو تو اس کا رہبر شیطان علیہ اللعنت ہوتا ہے۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امداد السلوک کے صفحہ 8 پر لکھا ہے ”جہاں میں جو بغیر شیخ جس مطلب تک پہنچے گا تو شیطان اس میں تصرف کرے گا اور جگہ سے پھسلا دے گا“۔

شیطان کی رہبری دو قسم کی ہوتی ہے، ایک ظلمانی اور دوسری نورانی۔ شیطان کی نورانی رہبری بہت خطرناک ہے۔ مرشد کامل کے علاوہ کسی اور کو پتہ چلنا بہت مشکل ہے۔ مرشد کامل کے بارہ میں قرآن پاک میں ہے۔ **اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا** (سورۃ الانفال: آیت 29)

یعنی: متقی لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ یہ کیفیت پیدا کرتا ہے کہ وہ حق و باطل کے درمیان فرق کر سکتا ہے۔ مرشد کامل متقی ہوتا ہے اسی وجہ سے مرشد کامل کو شیطان علیہ اللعنت کی نورانی چالوں کا پتہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شیطان علیہ اللعنت کی چالوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

مرشد کامل کی صحبت و نگرانی کو کیوں ضروری قرار دیا گیا؟

سوال: کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں جو اعمال واذکار بتائے ہیں وہ ہدایت اور تقویٰ کیلئے کافی نہیں ہیں۔ مرشد کامل کی صحبت و نگرانی کو کیوں ضروری قرار دیا؟

جواب نمبر 1: مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ ہدایت کیلئے صرف قرآن پاک کا پڑھنا (چاہے لفظ کے ساتھ یا معنی کے ساتھ) کافی نہیں جب تک قرآن پاک پر عمل کرنے والوں (مرشد کامل) کی صحبت اختیار نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا کہ قرآن پاک پر عمل کرو اس طرح کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے عمل کو دیکھ کر اتباع کرو۔ اگر اس کی ضرورت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی اپنی زبان میں صرف قرآن پاک نازل فرماتے کہ اس پر عمل کرو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ کتاب اللہ کے ساتھ رہبر بھی بھیجا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد اس رہبری کیلئے مرشد کامل ہوتا کیونکہ مرشد کامل پر مرید کو اعتقاد، اعتماد، انقیاد ہوتا ہے۔ نفع حاصل کرنے کیلئے یہ تینوں صفات ضروری ہیں۔ دنیاوی معاشرے میں دیکھیں کہ ماہر کی صحبت کے بغیر کام ناکام ہو جاتا ہے۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس طرح لکھا ہے کہ درزی کتابوں سے پڑھ پڑھ کر لوگوں کے کپڑے نہیں سی سکتا جب تک کسی درزی کی صحبت اختیار نہ کرے۔ اسی طرح ڈاکٹر بننا، ڈرائیور بننا، کھانا پکانے کا ماہر بننا صرف کتابوں کو پڑھنے سے نہیں ہوتا جب تک اسی فن

کے ماہر کی صحبت اختیار نہ کی جس پر اعتقاد، اعتماد، انقیاد ہو۔اسی طرح تقوی، محبت الہٰی اور عشق الہٰی کی دولت تقوی والوں، محبت الہٰی اور عشق الہٰی والوں کی صحبت سے ملتی ہے۔آم آم والوں سے، امرود امرود والوں سے، عشق الہٰی عشق الہٰی والوں سے تقویٰ تقویٰ والوں سے ملتا ہے۔

جواب نمبر2: علماء دیوبند کا کردار پوری دنیا مانتی ہے۔دعوت وتبلیغ کی شکل میں ہو یا مدارس اور سیاست کی شکل میں یا باطنی علم تزکیہ نفس یا ختم نبوت یا تصنیف یا جہاد کی شکل میں ہو۔اس کی بنیادی وجہ علم ظاہری نہیں تھا بلکہ وہ مرشد کاملین سے فیض یافتہ تھے اور اتباع سنت کے نقشے ان ہی میں نظر آتے ہیں۔اگر علماء دیوبند صرف علم ظاہر والے ہوتے باطنی اور تزکیہ نفس سے موصوف نہ ہوتے تو ان کا کردار اور سنت کا نقشہ اپنے گھروں میں بھی نظر نہ آتا۔لیکن علم باطنی کے ذریعہ ان حضرات کا کردار دوسرے ملکوں میں بھی نظر آتا ہے، یہ مشاہدے کی بات ہے۔

جواب نمبر3: قرآن پاک میں ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ (سورۃ توبہ: آیت 119)

یعنی: تقویٰ فرض ہے تقویٰ حاصل کرنے کے لئے نیک لوگوں کی صحبت بھی فرض ہے۔

نوٹ: صحبت کا بہت اثر ہے۔شادیوں میں بیوی ایک کے لئے آتی ہے اصل خوشی اسی کے لئے ہے لیکن اس کی خوشی شادی میں سب شرکت کرنے والوں کو محسوس ہوتی ہے یہ صحبت کا اثر نہیں تو اور کیا ہے۔شادی سے ان کو کیا فائدہ ملتا ہے۔اسی طرح فوتگی میں ایک آدمی کا باپ یا بیٹا یا بھائی وفات پاتا ہے اور لوگوں کا کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن غم کا اثر سب پر ہوتا ہے یہ بھی صحبت کا اثر ہے۔شرابیوں، چوروں، ڈاکوؤں کی صحبت سے انسان میں یہی بداخلاقیاں پیدا ہوتی ہیں۔متقین، ذاکرین، محبت الہٰی، عشق الہٰی والوں کی صحبت سے یہ ہی صفات کاملہ حاصل ہوتی ہیں۔تجربہ سے بھی ثابت ہیں۔

مرشد کامل کی علامات

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کمالات اشرفیہ صفحہ 37 میں لکھا ہے کہ پہچان (علامات) شیخ (مرشد کامل) یہ ہے کہ (1) شریعت کا پورا متبع ہو۔ (2) بدعت اور شرک سے محفوظ ہو (3) جہل کی بات نہ کرتا ہو، (4) اس کی صحبت میں بیٹھنے کا اثر یہ ہو کہ دنیا کی محبت کم ہوتی جائے اور حق تعالیٰ کی محبت زیادہ ہوتی جائے۔ (5) مرید جو مرض باطنی بیان کرے وہ اس کو توجہ سے سن کر اس کا علاج تجویز کرے (6) اور جو علاج تجویز کرے اس سے نفع ہوتا ہے۔ (7) اس کی اتباع کی بدولت روز بروز حالت درست ہوتی جائے۔ (کمالات اشرفیہ صفحہ 37)

اپنے مرشد کامل کا حق

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس شعر میں شیخ کا حق بتایا ہے

تین حق مرشد کے ہیں، رکھ اُن کو یاد　　　اعتقاد، اعتماد و انقیاد

مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے کہ علم ظاہری کا نفع پچاس فیصد محنت میں پچاس فیصد ادب میں ہے اور علم باطنی کا نفع سو فیصد ادب میں ہے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے، مرید کو مرشد کی صحبت میں اسی تصور سے بیٹھنا چاہیے کہ میرے مرشد پر جو فیض آ رہا ہے وہ مجھ پر بھی آ رہا ہے، اگر مرید مرشد کے حضور میں اپنی سوچ یا ذکر میں مصروف رہتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ مرشد پر فیض آیا ہو مگر مرید اس سے محروم ہو جائے۔ مرشد نماز میں ہو یا مراقبہ میں یا اور مصروفیات میں لیکن مرید اس توجہ میں ہو کہ میرے مرشد پر جو فیض آ رہا ہے ان کے واسطے سے وہی فیض مجھ پر آ رہا ہے۔ میں محسوس کر رہا ہوں۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اگر میں بات چیت میں یا ہنسی میں ہوں تو پھر بھی تم میرے دل کی طرف متوجہ رہو کیونکہ اس وقت بھی میرا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

فیض کیا چیز ہے؟

فیض کے بارے میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ نے فرمایا کہ کبھی آدمی پر اُوپر سے برف کی شکل میں آتا ہے، کبھی نرم بارش کی شکل میں، کبھی دماغ میں ٹھک ٹھک کی آواز آتی ہے۔ کبھی سکون محسوس ہوتا ہے۔ لیکن حضرت نور اللہ مرقدہ نے بتایا فیض وجدانی چیز ہے، انسان خود محسوس کرتا ہے کہ ابھی فیض آرہا ہے، یہی انسان جب مرشد کی محفل میں ہوتا ہے، کوئی خاص کیفیت محسوس کرتا ہے وہی کیفیت باہر محسوس نہیں ہوتی۔ بندہ پر فیض کے آنے سے انسان کو باطنی طور پر ترقی ملتی ہے۔

کس مرشد سے بیعت کرنی چاہیے؟

بیعت کے بارے میں دو باتیں ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ مرشد کامل ہو۔ اگر ناقص ہو تو اس کی بیعت سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے کیونکہ جب مرشد نماز باجماعت کا پابند نہ ہو یا سنت کے خلاف ہو، گفتگو یا صورت یا سیرت میں شریعت کے خلاف ہو تو مرید بھی شریعت کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ مرید مرشد کی تابعداری میں سرگرم ہوتا ہے تو بیعت مرشد کامل سے کرنی چاہیے۔ مرشد کامل نایاب نہیں کم یاب ضرور ہے۔ کامل مرشد انسان کو اس وقت ملتا ہے جب انسان میں تین چیزیں ہو۔ (1) مقصود سمجھتا ہو (2) طلب بھی ہو (3) اس کے ملنے کیلئے پیاس بھی ہو۔ اگر مقصود نہیں سمجھتا ہے تو پھر نہیں ملتا ہے، اگر مقصود سمجھتا ہے لیکن طلب نہیں تھی تو پھر بھی نہیں ملتا، اگر طلب ڈھیلی تھی اور پیاس نہیں تھی تو پھر بھی نہیں ملتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ دل کا لگاؤ ہو یعنی دل کی توجہ ہو کہ اس سے بیعت کروں گا، تصوف میں اس کا نام ہے مناسبت۔

جب آپ کو ایسا مرشد ملا کہ کامل بھی تھا اور دل کا لگاؤ بھی تھا تو اس کے پاس جانا چاہیے اور اس سے بیعت کرنی چاہیے چاہے وہ قریب ملے یا دور ملے۔ اگر آدمی جسمانی بیمار ہو تو بڑے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، ڈاکٹر اگرچہ دور ہو تو کہتا ہے کہ صحت مل جائے گی تو دور کی کیا پرواہ۔ اسی طرح روحانی

بیماریوں کے لئے روحانی معالج یعنی مرشد کامل کی ضرورت ہے۔ اگر مرشد کامل دل کے لگاؤ والا نزدیک مل گیا تو اسی سے بیعت کرنی چاہیے۔ اگر نزدیک نہیں ملتا ہے تو اپنی اصلاح کیلئے دور بھی جانا چاہیے۔ اگر زیادہ آنا جانا مشکل ہے تو فون پر بھی بیعت کر سکتا ہے اور رہنمائی لے سکتا ہے لیکن سال بھر میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا جتنا ہو سکے حاضری ہونی چاہیے۔ صحبت سے بہت کچھ بنتا ہے۔ خصوصا نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ میں اپنے مرشد کی صحبت اور اس کی توجہات سے بہت تیزی اور آسانی کے ساتھ ترقیات ملتی ہیں۔

مرید اگر اپنے مرشد کے پاس حاضر ہونے سے معذور ہو سفر کی وجہ سے یا دوسرے عذر کی وجہ سے تو مرید جب اپنے مرشد کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو مرشد کی توجہ پہنچ جاتی ہے اور اس سے بھی ترقیات ملتی ہیں۔ جیسا موبائل کی توجہ سے اور نمبر ڈائل کرنے سے دوسرے موبائل پر اثر آتا ہے پھر بات چیت شروع ہوتی ہے، اس کے باوجود دوسرا موبائل دوسرے ملک کے کسی کونے میں ہوتا ہے، رابطہ اور اثر پاتا ہے، اسی طرح مرشد کامل کی توجہ دور سے اللہ تعالیٰ کے تعلق سے مرید پر کیوں اثر نہیں کرتی۔

مختلف سوالات اور جوابات

سوال: کیا ایک مرشد سے دوسرے مرشد کی طرف جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جب کسی مرشد سے بیعت ہو گیا تو دوسرے مرشد سے بیعت نہیں کرنی چاہیے مگر پہلا مرشد وفات پا گیا تو پھر وہ مرید خود مختار ہے کہ اس کے جانشین سے یا اس کے خلفیہ سے یا اس سلسلہ میں کسی اور سے یا سلسلہ چھوڑ کر دوسرے سلسلہ میں بیعت کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے لیکن شرط یہ کہ مرشد کامل ہو اور دل کا لگاؤ ہو۔ یا مرشد زندہ تھا لیکن وہ کھلم کھلا شریعت کے خلاف ہو گیا یا فیض محسوس نہیں ہوتا یا کوئی اور وجہ تھی کہ اس سے فیض حاصل نہیں کر سکتا ہے تو اس صورت میں دوسرے مرشد کے پاس جا سکتا ہے بلکہ جانا چاہیے، وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن دونوں صورتوں میں یہ یاد رکھنا کہ وہ

کامل ہواور اس سے دل کا لگاؤ ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح رہبر اور مرشد نصیب کرے۔ آمین۔

سوال: کیا صرف ذکر سے وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: تصوف کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مرشد کامل کی صحبت کے بغیر صرف ذکر کرنے سے وصول الی اللہ حاصل نہیں ہوتا۔ ذکر کے بغیر صرف مرشد کامل کی صحبت سے وصول الی اللہ حاصل ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظ میں ذکر ہوا کہ بغیر مرشد ایک لاکھ تسبیح پڑھنے سے کچھ نفع نہیں۔

سوال: کیا نیک لوگ جیسے بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ ختم ہوگئے؟ جیسا آج کل عموماً کہا جاتا ہے کہ مرشد کامل کہاں سے ملتا ہے؟

جواب: مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ آج کل بھی ایسے بڑے حضرات ہیں اور قیامت تک ہونگے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں تقویٰ حاصل کرنے کیلئے نیک لوگوں کے ساتھ صحبت کو فرض کیا ہے اور فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ (سورۃ توبہ : آیت 119) کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ

اس آیت میں قیامت تک کے لوگوں کیلئے یہ حکم ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہوجاؤ تو پتہ چلا کہ قیامت تک نیک لوگ ہوں گے، اس کے لئے ایک مثال ہے۔ باپ بیٹے سے کہتا ہے کہ دودھ پیتے رہو، کمزوری ختم ہوجائے گی، یہ اس وقت کہہ سکتا ہے کہ جب باپ کے پاس دودھ ہو ورنہ نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہوجاؤ پتہ چلا کہ آج بھی نیک لوگ ہیں لیکن نیک لوگوں کے ملنے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ (1) مقصود ہو (2) طلب ہو (3) پیاس ہو۔ اگر مرشد کامل کو مقصود نہیں سمجھتا تو نہیں ملتا۔ اگر مقصود سمجھتا ہے لیکن طلب نہیں کرتا ہے پھر بھی نہیں ملتا۔ اگر طلب بھی ہو لیکن پیاس نہیں تو ٹھنڈی طلب سے بھی نہیں ملتا۔ بلکہ گرم طلب پیاس جیسی ہو تو ملتا ہے اور اس کا نام طالب صادق ہے۔ پیاس والے کو اس وقت تک آرام نہیں آتا جب

تک اس کو پانی نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ صحیح طلب نصیب کرے۔ آمین۔

مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مرشد کامل نایاب نہیں ہے، کم یاب ضرور ہے ہر جگہ نہیں ملتا کم ملتا ہے۔ دوسری جگہ لکھا ہے، رنگ ہے قرآن جو لوح محفوظ سے آیا ہے، قرآن پاک میں ہے (صِبْغَةَ اللّٰهِ) اللہ کا رنگ۔ رنگ فروش ہیں علماء کرام یعنی علماء کرام مدارس میں طلباء کرام کو قرآن پاک سمجھا دیتے ہیں۔ رنگ ساز ہیں صوفیاء عظام یعنی خانقاہوں میں مرشدین کاملین اپنے مریدوں کو یہ ہی قرآنی رنگ چڑھاتے ہیں۔ اس کا نام تزکیہ نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (سورۃ الشمس: آیت 9) یعنی کامیاب ہے جس نے تزکیہ نفس کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بات پر گیارہ مرتبہ سورۃ الشمس میں قسم اٹھائی ہے۔ تزکیہ نفس کتابوں کے پڑھنے سے نہیں ہوتا بلکہ خانقاہوں میں مرشد کامل سے ہوتا ہے جیسا کہ دوائی کی کتابوں سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ ہسپتالوں میں ڈاکٹر کے علاج سے بیماری دور ہوتی ہے، صحت اور قوت ملتی ہے۔ اسی طرح خانقاہ سے مرشد کامل کی صحبت اور تربیت سے روحانی علاج، باطنی طاقت، تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب کرے۔ آمین

اہمیت بیعت قرآن پاک واحادیث مبارکہ کی روشنی میں

دلیل نمبر 1: اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ آل عمران: آیت 164)

یعنی: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہی میں سے پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ذمہ داریاں دیں۔ (1) قرآن پاک زبانی بتانا (2)

قرآن پاک کے معانی بتانا (3) احادیث مبارکہ بتانا۔ یہ تینوں کام علم ظاہر والے علماء نے مدارس کی شکل میں سنبھال لئے ہیں۔ (4) تزکیہ نفس کرانا جو تعلیم کے علاوہ عملی نگرانی اور تربیت روحانی ہے یہ ذمہ داری علم باطنی والے صوفیاءعظام نے خانقاہوں میں سنبھال رکھی ہے۔ اگر تزکیہ نفس قرآن پاک اور احادیث کے پڑھانے سے حاصل ہوتا تو اس آیہ کریمہ میں مستقل ذمہ داری کیوں آتی تھی؟

تزکیہ کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والوں کو نفسانی عیوب اور رزائل اور شرک اور معاصی سے پاک کرتے تھے۔ اپنی صحبت اور قلبی توجہ اور تصرف سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ حاصل ہوتی تھی (تفسیر عثمانی)۔ تصوف میں اس کا نام ہے مرشد کامل کی توجہ مرید پر اصلاح نفس کے لئے جو اسی آیت سے ثابت ہے اور جو مرشد کی توجہ سے تعلیم تعلم کے بغیر مرید میں انقلاب لاتی ہے۔

حکمت کی بات: انسان کے دو دشمن ہیں (1) نفس امارہ (2) شیطان علیہ اللعنت

نفس امارہ اور شیطان علیہ اللعنت کے درمیان چار فرق ہیں۔ 1۔ نفس اندرونی دشمن ہے اور شیطان باہر کا دشمن ہے۔ 2۔ نفس قوی دشمن ہے اور شیطان ضعیف دشمن ہے۔ **اِیْقَاظُ الْھِمَمْ فِی شَرْحِ الْحِکَمْ** صفحہ 492 جلد 1 میں لکھا ہے کہ نفس کے لئے اتنے ہی عیوب ہیں جتنے اللہ تعالیٰ کے لئے کمالات ہیں۔ اور حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے بارے میں بتایا ہے کہ "**وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ**" (سورۃ یوسف: آیت 53) **یعنی:** "اور میں اپنے نفس کو (بالذات) بری (اور پاک) نہیں بتلاتا (کیونکہ) نفس تو (ہر ایک کا) بُری ہی بات بتلاتا ہے"۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بارے میں بتایا ہے تو ہم کس طرح اپنے نفس سے مطمئن ہیں۔ اور شیطان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "**اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا**" (سورۃ النساء: آیت 76) **یعنی:** بیشک فریب شیطان کا سست ہے۔ 3۔ نفس ضدی دشمن ہے اور شیطان چالاک دشمن ہے۔ 4۔ نفس مسلمان اور مطمئنہ ہوسکتا ہے اور شیطان مسلمان نہیں ہوسکتا۔

اصول یہ ہے: کہ شیطان باہر کا اور ضعیف دشمن ہے۔ انسان کو اس وقت برائیوں میں مبتلا

کر سکتا ہے جب نفس جو اندرونی اور قوی دشمن ہے اس کو سہارا دے اور تعاون کرے کیونکہ باہر کا دشمن کیا کر سکتا ہے جب تک اندرون کا تعاون نہ ہو؟ ضعیف کیا کر سکتا ہے جب قوی کا سہارا اور نصرت نہ ہو؟
بیعت کے ذریعہ سے اور مرشد کے بتائے ہوئے اذکار سے اندرونی اور قوی دشمن نفس کو جب مسلمان اور مطمئنہ بنا دیا تو شیطان کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ جب نفس مسلمان اور مطمئنہ بن گیا تو باہر والا ضعیف دشمن شیطان کیا کر سکتا ہے؟ یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نفس مطمئنہ تھا اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس گلی سے جاتے تھے شیطان اس گلی سے نہیں آتا تھا کیونکہ شیطان باہر والا ضعیف تھا اندرون اور قوی کا سہارا اور تعاون ساتھ نہیں تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کیا کر سکتا تھا؟
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشمس میں گیارہ قسمیں اُٹھا کر فرمایا ہے **قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا** کہ کامیاب وہ شخص ہے جس نے نفس کا تزکیہ کیا۔ جب نفس کا تزکیہ ہو گیا تو باہر والا ضعیف دشمن شیطان اکیلا رہ گیا اور اندرونی قوی دشمن نفس سے کوئی سہارا نہ ملا تو وہ کیا کر سکتا ہے۔ پھر اس انسان کے بارے میں یہ صادق آتا ہے **يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝** **یعنی:** اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش پھر تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔
سبحان اللہ تزکیہ نفس سے کیا شاندار واعلیٰ وارفع مقام ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب کرے۔

دلیل نمبر 2: اللہ تعالیٰ نے فرمایا **يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ .... فَبَايِعْهُنَّ**" (سورۃ الممتحنۃ: آیت 12)
یعنی: اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مسلمان عورتیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ان باتوں پر بیعت کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو آپ ان کو بیعت کر لیا کیجئے۔ اس آیت سے صریح ثابت ہوا کہ مسلمان خواتین کی بیعت تزکیہ نفس کے

لئے تھی نہ کہ قبول اسلام کے لئے کیونکہ وہ تو پہلے ہی ایمان والی تھی اور یہ بیعت نہ جہاد کے لئے تھی نہ خلافت کے لئے کیونکہ اس میں جہاد یا خلافت کا لفظ نہیں آیا۔اس آیت میں اصلاح نفس اور تزکیہ نفس کے بارے میں ساری باتیں کی ہیں۔اسی وجہ سے مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان خواتین کی اصلاح نفس اور تزکیہ نفس والی بیعت قرآن پاک کی صریح آیت سورۃ ممتحنہ میں آئی ہے۔مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ملفوظات میں لکھا ہے کہ بعض بے سمجھ لوگ کہتے ہیں کہ تصوف بدعت ہے۔ تصوف لوح محفوظ سے آیا ہے اس کی بڑی برکتیں ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی سمجھ عطا فرماویں۔آمین

دلیل نمبر 3: اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ o (سورۃ توبہ: آیت 119)

یعنی: اے ایمان والو تقویٰ کرو اور نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو فرض قرار دیا، تقویٰ آسانی سے حاصل کرنے کیلئے زندہ نیک لوگوں کے ساتھ صحبت اور معیت بھی فرض کیا۔مرشد کامل وہی ہوتا ہے جو نیک ہو اور مرید کو اس پر اعتقاد و اعتماد و انقیاد ہو، جو فائدہ حاصل کرنے کیلئے یہ تین اصول ہیں۔مرید میں یہ تین اصول موجود ہوں تو مرید کو مرشد کی صحبت سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔

دلیل نمبر 4: التکشّف فی مہمات التصوف تصنیف حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے صفحہ 443 میں ایک روایت مسلم شریف، ابوداؤد شریف اور نسائی شریف سے حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ فرماتے ہیں ''ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، نو آدمی تھے یا آٹھ تھے یا سات۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دئے اور عرض کیا کہ کس امر پر آپ کی بیعت کریں یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان

امور پر کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور پانچوں نمازیں پڑھو اور (احکام) سنو اور مانو اور ایک بات آہستہ فرمائی، وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان حضرات میں سے بعض کی یہ حالت دیکھی ہے کہ اتفاقاً چابک گر پڑا تو وہ بھی کسی سے نہیں مانگا کہ اٹھا کر ان کو دیدے۔

فائدہ: میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے التکشّف فی مھمات التصوف صفحہ 444,443 میں لکھا ہے کہ حضرات صوفیہ کرام میں جو بیعت معمول ہے جس کا حاصل معاہدہ ہے التزام احکام واہتمام اعمال ظاہری وباطنی کا جس کو عرف میں بیعت طریقت کہتے ہیں، بعض اہل ظاہر اس کو اس بنا پر بدعت کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔ صرف کافروں کو بیعت اسلام اور مسلمانوں کو بیعت جہاد کرنا معمول تھا مگر اس حدیث میں اس کا صریح اثبات موجود ہے کہ یہ مخاطبین چونکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اس لئے بیعت اسلام یقیناً نہیں کہ تحصیل حاصل لازم آتا ہے اور مضمون بیعت سے ظاہر ہے کہ بیعت جہاد بھی نہیں بلکہ بدلالت الفاظ معلوم ہے کہ التزام واہتمام اعمال کے لئے ہے پس مقصود ثابت ہوگیا۔

دلیل نمبر 5: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ مَنْ یُخَالِلُ **یعنی:** انسان گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ پس انسان دیکھ لے کہ اس کی کس کے ساتھ گہری دوستی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عجیب اصول بتایا کہ جس انسان نے دنیا میں جس کے ساتھ گہری دوستی رکھی اس کا دین اس میں منتقل ہوجاتا ہے۔ جس کا دوست اچھا، متقی، صالح، متبع سنت، عشق الٰہی، محبت ومعرفت الٰہی سے موصوف ہو وہ بھی اسی طرح بن جائے گا۔ اور جس کا دوست برا، گناہگار، ناصالح، سنت طریقہ کے خلاف، عاشق دنیا وخواہشات اور برائیوں کا عادی ہو وہ بھی اس طرح کا بن جائے گا جیسا آج کل ہم معاشرہ میں دیکھ رہے ہیں، نیک ساتھیوں کا بھی اور برے ساتھیوں کا بھی۔ اسی طرح مرشد کامل وہ ہوتا ہے کہ جو متقی ہو، عشق

الٰہی ہو، متبع سنت ہو، اس سے بیعت کے ذریعہ سے دوستی ہوجائے گی پھر حدیث شریف کی رُو سے اسی کی صفات مرید میں منتقل ہوجاتی ہیں اور مرید بھی متبع سنت، متقی اور عشق الٰہی والا بن جاتا ہے۔

مرید کو مرشد کامل سے بیعت لینے کا کیا طریقہ ہے؟

مرد مریدین جس پیر سے بیعت لینے کا ارادہ رکھتے ہوں تو افضل یہی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو مرشد کے دو ہاتھوں میں دے کر اور اگر خواتین مریدین ہوں تو چادر کا ایک کنارا مرشد کے ہاتھ میں ہو اور دوسرا کنارا خاتون کے ہاتھ میں ہو، اور مرشد مبارک جو کلمات پڑھاتا رہے، مرید یا مریدنی وہی کلمات پڑھتے رہیں۔ اس طرح سے بیعت ہوجائے گی جیسا کہ حدیث بالا میں مذکور ہوا۔ دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ مرید نے بیعت کا ارادہ ظاہر کیا اور مرشد مبارک نے زبان سے بتایا کہ آپ کی بیعت ہوگئی یا مرید حاضر نہیں تھا بلکہ فون کے ذریعہ سے مرشد نے بیعت کے کلمات پڑھوائے اور مرید نے پڑھے، یا مرید کے بیعت کی درخواست کرنے پر مرشد نے مرید کو اطلاع دی کہ تم یہ سمجھو کہ میری بیعت ہوگئے ہو۔ پس اسی ارادے سے بیعت ہوگئے اور بیعت کے بعد مرشد کے بتائے ہوئے ذکر میں لگا رہے اور اپنی طرف سے کوئی ذکر نہ کرے۔ بیمار جب ڈاکٹر سے دوائی لے لے تو کوئی اور دوائی استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ اسی طرح مدرسہ میں طالب علم تیسرے درجے میں داخلہ لینے کے بعد اور درجوں کی کتابیں نہ پڑھے ورنہ اس درجے کو پاس نہیں کر سکتا اور امتحان میں فیل ہوجائے گا۔ بعینہٖ باطنی علم ہے کہ مرشد کے بتائے ہوئے اذکار کے ساتھ اور اذکار نہیں کرنے چاہئیں ورنہ ترقی نہیں کر سکتا اور جتنا ہو سکے تو صحبت میں رہے ورنہ فون سے رابطے میں بالضرور رہے۔ اپنے حالات بتانے چاہئیں اس سے بھی بہت ترقیات ملتی ہیں۔ سال میں کم از کم ایک دو مرتبہ حاضر ہونا چاہیے۔ صحبت سے جو ملتا ہے وہ اور چیز ہے۔ خواتین کی اصلاح کیلئے فون پر رابطہ کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا تعلق و محبت و اتباع سنت نصیب کرے۔ آمین۔

نوٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام لوگوں کو دین کی طرف دعوت دینا تھا اور اُن سے معاوضہ نہیں چاہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام اُمت کے ذمہ لگایا اور یہ بہت اچھا مقام ہے۔ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے امت کو ملا تو امت پر دو ذمہ داریاں آ گئیں۔ (1) یہ خود صالح، متقی اور متبع سنت ہو۔ (2) یہ کہ لوگوں کو صالح، متقی اور متبع سنت بننے کی فکر، کوشش اور دعوت دے اور درد رکھے۔ لہٰذا خود بھی اپنی اصلاح، تقوی حاصل کرنے اور حب الٰہی حاصل کرنے کیلئے مرشد کامل سے جو دل کے لگاؤ والا ہو بیعت کرنی چاہیے۔ ایک ذمہ داری پوری ہو جائے تو دوسری ذمہ داری کیلئے لوگوں کو بھی دعوت دینی چاہیے کہ کسی دل کے لگاؤ والے مرشد کامل سے بیعت ہو جاؤ اپنی اصلاح اور تقوی حاصل کرنے کے لئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح دین کا رہنما اور شیخ کامل نصیب فرماویں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش قدم نصیب کرے۔ آمین۔

مشہور باطنی سلاسل چار ہیں

تربیت مریدین کے لئے مشہور سلاسل چار ہیں۔ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ۔ ان میں سلسلہ نقشبندیہ کی خصوصیت کے بارے میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمارے طریقہ (سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ) میں داخل ہوا، وہ محروم نہیں رہے گا۔ اور جو ازلی محروم ہے وہ ہمارے سلسلہ سے منسلک نہ ہو سکے گا۔

مکتوبات امام ربانی میں یہ بھی لکھا ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ میں مرید کی ترقی کا دارومدار اکثر مرشد کامل کی توجہات پر ہوتا ہے۔ اگر چہ ذکر اذکار مراقبات بھی کرنے ہیں۔ اکمال الشیم میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا کہ اللہ والوں کی توجہ سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل

سے اگر وہ فاسق کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فسق سے توبہ کرتا ہے۔ اگر کافر کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو وہ کفر سے توبہ کرتا ہے۔ اگر مریض کی طرف توجہ فرماتے ہیں تو اس کو شفا ملتی ہے۔ صرف تقدیر کی دیوار کو نہیں گرا سکتے۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی شرح بخاری تقریر بخاری میں لکھتے ہیں اللہ والوں کی توجہ چار قسم کی ہوتی ہے۔

توجہ کی چار قسمیں

(1) توجہ انعکاسی (2) توجہ القائی (3) توجہ اصلاحی (4) توجہ اتحادی۔

انعکاسی: یہ وہ ہوتی ہے کہ مرشد اپنے مرید کو توجہ کرتا ہے وہ اثر محسوس کرتا ہے مگر یہ اثر مرشد کے حضور اور محفل میں موجود رہنے تک رہتا ہے۔ اس سے دور جانے سے اثر بھی جاتا ہے یہ سب سے ضعیف ہے۔

القائی: وہ ہوتی ہے کہ مرشد کے جانے سے بھی اثر نہیں جاتا مگر گناہ کی نحوست سے جاتا ہے یہ تھوڑی سی قوی ہے۔

اصلاحی: یہ وہ ہوتی ہے کہ مرید خود بھی ذکر اذکار کے معمولات کا پابند ہو، اس پر مرشد کی توجہ اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ مرید کے گناہ کرنے سے بھی توجہ کا اثر اور مزہ ختم نہیں ہوتا بلکہ مستقل جاری رہتا ہے یہ توجہ بہت قوی ہے۔

اتحادی: یہ وہ ہوتی ہے کہ مرشد مرید پر اتنی زوردار توجہ ڈالتا ہے کہ مرید بالکل مرشد جیسا بن جاتا ہے۔ مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت کے لئے باقی باللہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ پیش فرمایا ہے۔

عجیب واقعہ

حضرت باقی باللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس چند مہمان آئے۔ مہمان نوازی کے لئے کچھ نہیں تھا۔

باورچی کو پتہ چلا تو وہ اپنے گھر سے کھانا لایا۔ مہمانوں کا اکرام کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے۔ فرمایا اب کچھ مانگ لو۔ مرید نے کہا کہ میں آپ جیسا بن جاؤں۔ انہوں نے کہا اور مانگو یعنی اس کے علاوہ کوئی اور چیز مانگو۔ اس نے اس پر اصرار کیا۔ حضرت اس کو کمرے میں لے گئے اور اس پر اتنی زوردار توجہ ڈالنی شروع کر دی یہاں تک کہ مرید اور حضرت باقی باللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شکل و شباہت ایک جیسی ہوگئی۔ باہر نکلے، پتہ نہیں چلتا تھا کہ حضرت باقی باللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کون اور باورچی کون ہے؟ صرف اتنا فرق تھا کہ حضرت باقی باللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہوش میں تھے اور مرید بے ہوشی میں تھا۔ تین دن کے بعد باورچی انتقال کر گیا کیونکہ توجہ کو برداشت نہ کر سکا۔ اس کو توجہ اتحادی کہتے ہیں۔

عجیب مثال

مادہ کچھوا پانی میں رہتی ہے۔ انڈے خشکی پر ریت میں دیتی ہے۔ اور پھر پانی سے انڈوں پر توجہ کرتی ہے۔ بچے نکلتے ہیں۔ اگر مادہ کچھوا مر جائے تو انڈے ضائع ہو جاتے ہیں۔

دوسری مثال لمبی گردن والے ایک پرندے کونج کی ہے۔ گرمیوں میں سائبیریا اور روس جاتی ہے۔ انڈے وہاں دیتی ہے۔ سردیوں میں گرم ممالک میں آجاتی ہے پھر یہاں (گرم ممالک) سے انڈوں کی طرف توجہ کرتی ہے۔ اس توجہ کے زور سے انڈوں سے بچے نکالتی ہے۔ اگر وہ مرگئی تو انڈے ضائع ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ: اللہ تعالیٰ نے جب مادہ کچھوا اور کونج کی توجہ میں اتنی تاثیر رکھی ہے تو اولیاء اللہ کی توجہات میں کتنی تاثیر رکھی ہوگی۔ مقصد یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں مریدین کے لئے زیادہ سہولت ہے کہ اس سلسلہ پاک میں مرشد کی توجہات سے مرید کو ترقی ملتی ہے اگرچہ زیادہ مجاہدات نہیں ہوتے جیسے دوسرے سلاسل میں ہوتے ہیں۔

توجہ کا ثبوت قرآن پاک میں

توجہ کا ثبوت قرآن پاک میں ہے: ''وَيُزَكِّيهِمْ ''(سورۃ آل عمران: آیت164)
تفسیر عثمانی میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر164 کے ذیل میں لکھا ہے یعنی: ''تزکیہ نفوس'' (نفسانی آلائشوں [خواہشات] اور تمام مراتب شرک ومعصیت سے ان کو پاک کرنا اور دلوں کو مانجھ کر صیقل بنانا) یہ چیز آیات اللہ کے عام مضامین پر عمل کرنے ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور قلبی توجہ و تصرف سے باذن اللہ حاصل ہوتی تھی۔''

تصوف میں اس قلبی توجہ اور تصرف کا نام ہے توجہ مرشد کامل۔

تصوف دین کے تمام شعبوں کے لئے روح کی حیثیت رکھتا ہے

''ایقاظ الھِمَم فی شرح الحِکَم'' میں حضرت شیخ زروق رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ''لِنِسبَةُ التَّصَوُّفِ اِلَى الدِّيْنِ نِسبَةُ الرُّوحِ اِلَى الْجَسَدِ'' یعنی دین کے ساتھ تصوف کی نسبت ایسی ہے جیسے جسم کے ساتھ روح کی نسبت۔نوٹ: دین کے پانچ شعبے ہیں۔
(1) مدارس (2) دعوت وتبلیغ (3) جہاد (4) دینی سیاست (5) تصوف
(1) دین کا وجود مدارس سے ہوتا ہے۔ مدارس کے ذریعے سے حلال حرام جائز وناجائز ثواب عذاب کا پتہ چلتا ہے۔(2) دین کی اشاعت دعوت وتبلیغ سے ہوتی ہے۔ دعوت وتبلیغ کی وجہ سے لوگوں میں دین عام ہوتا ہے۔ لوگ مدارس میں نہیں آتے اور مدارس والے اُن کے پاس نہیں جاتے۔ دعوت وتبلیغ نہیں ہوگی تو مرد وخواتین کو دین کا کیا پتہ چلے گا۔ دعوت وتبلیغ والے شہروں، دیہاتوں اور پہاڑوں میں جاکے گھروں کے دروازے کھٹکھٹا کے دین سیکھنے کے لئے دین پر چلنے کے لئے بلاتے ہیں۔ دین کے حلقوں میں بٹھاتے ہیں ورنہ دین کا کیا پتہ چلے گا؟ (3) دین کی حفاظت جہاد سے ہوتی ہے۔ دین کی حفاظت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک کفریہ ممالک سے جہاد کی وجہ سے ہوتی ہے ورنہ کافر لوگ مسلمانوں کو ایک لقمہ بنا کے کھا جاتے۔

(4) دین کی حفاظت ملک کے اندرونی دشمنانِ دین اور اندرونی چوہوں سے دینی سیاست کے ذریعے سے ہوتی ہے ورنہ دین کی ترقی کے لئے ملک کے اندرونی دشمنانِ دین مختلف رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں۔

تصوف سب شعبوں کے لئے روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسان کی زندگی گزارنے کیلئے پانچ شعبے ہیں۔ آنکھ، زبان، کان، پاؤں اور روح۔ روح سب کے لئے اصل ہے۔ روح نہ ہو تو آنکھ، زبان، کان، پاؤں ہوں تو بھی ان سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اسی طرح تصوف، مدارس، دعوت وتبلیغ، جہاد اور دینی سیاست کیلئے روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ شعبہ جات تصوف کے ساتھ بابرکت ہوں گے اور بغیر تصوف بے برکت ہوں گے۔ ہمارے بڑے اور بزرگوں کا یہی طریقہ تھا۔ دیوبند کے مدرسہ میں شیخ الحدیث سے باورچی تک سب صاحب نسبت تھے۔ بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف میں مجاز تھے۔ مجاہد اسلام حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف میں بڑے مقام والے تھے۔ بانی دینی سیاست حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف میں بڑے مقام والے تھے۔ دینی سیاست حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف میں امام اعظم ثانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ سے فیضیاب تھے۔ انہی باتوں سے پتہ چلا کہ تصوف سارے شعبوں کے لئے روح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کے تمام شعبوں میں کامیابی اور قبولیت نصیب فرمائے۔ آمین۔

خدمت دین کا جو کام کرتا ہے اُسے پہلے ذکر کی ضرورت ہے

مولانا عبدالقادر رائیپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کوئی عمل بغیر اخلاص مقبول نہیں ہے۔ اخلاص حاصل کرنے کے لئے پہلے ذکر ضروری ہے۔ دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے غار حرا کی تنہائی میں ایک عرصہ تک ذکر فرمایا۔ پھر ذکر سے فکر پیدا ہوئی اور فکر سے یکسوئی

ہوئی اور یکسوئی سے یقین آیا اور یقین سے اخلاص حاصل ہوا۔ پھر نبوت ملی اور سارے عالم کے لئے قیامت تک رحمۃ للعالمین اور مبلغ بن گئے۔ ہم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں گے تو پہلے (مرشد کامل کا بتایا ہوا) ذکر کریں گے۔ ذکر سے فکر و یکسوئی و یقین و اخلاص ملے گا۔ پھر ہر کام دین ہوگا (اور مقبول ہوگا اور روز قیامت کارآمد ہوگا)۔ (اہل دل کے انمول اقوال صفحہ 265)

نوٹ: اگر ہم ذکر نہیں کرتے تو اخلاص کہاں سے ملے گا جو قبولیت کے لئے شرط ہے۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ کا قیمتی فرمان مبارک

حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ سے پوچھا کہ بیعت کا مقصد کیا ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ''آپ دیکھتے ہیں کے احکام شرعیہ اور امور دینیہ کا علم ہوتے ہوئے بھی لوگوں کو اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ پر کار بند رہنا مشکل ہوتا ہے۔ بہت سے مسلمان ایسے بھی ہیں کہ نماز روزہ کے تو عادی ہوتے ہیں مگر جھوٹ، فریب اور غیبت جیسی برائیوں سے پرہیز نہیں کرتے۔ بیعت کا مقصد واحد یہ ہے کہ انسان سے رزائل چھوٹ جاتے ہیں اور ان کی بجائے اخلاق عالیہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اعمال صالحہ کی بجا آوری میں سہولت اور معاصی سے نفرت ہو جاتی ہے''۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کا صحیح رہنما اور شیخ کامل نصیب فرمادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش قدم نصیب کرے آمین

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ مقاصد میں کامیابی اور مشکلات سے خلاصی کا یقینی علاج ہے اکثر لوگ بہت سی مصیبتوں و پریشانیوں میں مبتلا ہیں مثلاً (1) سکون نہ ہونا، پریشان رہنا۔(2) بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں اور بہت سے دوسرے امراض میں مبتلا ہونا۔(3) رزق کی تنگی ہونا۔(4) کاروبار میں مشکلات اور مصائب کا پیش آنا۔(5) نکاح نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہونا (مرد ہو یا عورت)۔(6) قرض کی وجہ سے پریشان ہونا (اس پر ہو یا اس کا دوسروں پر)۔ (7) کاروبار یا پڑھائی میں دل نہ لگنا۔(8) غصہ کا غلبہ ہونا۔(9) ماں باپ، بھائی، عزیز واقارب وغیرہ سے نفرت ہونا۔(10) گناہوں سے نفرت نہ ہونا۔(11) دین کی طرف رغبت نہ ہونا۔(12) جادو یا نظر بد کا اندیشہ ہونا۔(13) غلط ماحول سے پریشان ہونا۔(14) دین میں سکون ونورانیت نہ ہونا۔(15) شیطانی وساوس اور غیر مفید خیالاتِ زندگی سے اتنا بیزار ہونا کہ خودکشی کی طرف طبیعت مائل ہونا......وغیرہ وغیرہ۔اس کا اکسیر اور مجرب علاج یہ ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ''نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے''

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ ننانوے آفات کے لئے علاج ہے۔جس میں سب سے چھوٹی آفت پریشانی ہے (مشکوۃ شریف صفحہ 202)

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ وہ تابعدار بن گیا اور اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد

کر دیا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)

(3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 201)۔ گناہ سے پرہیز اور عبادت کرنا جنت کے خزانوں میں سے ہے اور لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○ کے بکثرت پڑھنے سے گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

(4) حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو مصیبتوں میں مبتلا ہوں، ایک میرا لڑکا کفار نے اغوا کیا ہے اور دوسرا رزق کی بہت زیادہ تنگی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں۔ ایک تقویٰ اختیار کرو۔ دوسرا لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ کثرت سے (500 مرتبہ) پڑھا کرو۔ انہوں نے دونوں کام شروع کئے۔ وہ اپنے گھر ہی میں تھے کہ ان کا لڑکا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ سو اونٹ بھی لے کر آیا۔ اس طرح تقویٰ اختیار کرنے اور لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ کثرت کے ساتھ پڑھنے سے یہ دونوں مصیبتیں ختم ہو گئیں۔ (معارف القرآن صفحہ 488 جلد 8)

بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ زبان پر دنیا کا بہت ذکر کیا اور دنیا کے کاموں کو وقت بہت دیا ہے اور خواہشات میں اپنے آپ کو بوڑھا کر لیا۔ آج لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ پڑھنے کے لئے 41 دن تک 24 گھنٹوں میں سے 20،30 منٹ فارغ کر لیں پھر آپ کو احساس ہوگا کہ کاش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرتا۔ میں دنیا کے کاموں کو کام سمجھتا تھا مگر ذکر الٰہی کو کام نہیں سمجھتا تھا۔ میں دنیا کے کاموں کیلئے وقت نکالتا تھا ذکر کے لئے وقت نہیں نکالتا تھا۔ 41 دن کے بعد آپ ذاکر بن جاؤ گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے بارے میں کثرت سے کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن ذکر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا

(الاحزاب: آیت 41) یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تھوڑا ذکر کرنا منافق کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا (النسآء: آیت 142) یعنی منافقین ذکر کم کرتے ہیں۔ موت آنے سے پہلے اس بارے میں سوچنے میں اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق نصیب کرے۔ آمین۔

پڑھنے کا طریقہ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○ روزانہ 500 مرتبہ پڑھیں اور اس کے اول 100 مرتبہ اور آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر مشکل ہو تو درود شریف اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ بھی کافی ہے۔ درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھ لیں یا یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ○ پڑھ لیں۔ یہ عمل 41 دن بلا ناغہ کرنا ہے۔ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن ڈبل پڑھے۔ ایک نشست میں زیادہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں۔ وضو بھی ضروری نہیں۔ عورت ماہواری کے ایام میں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اس کے بعد اس کلام کی برکت سے اپنی حاجات کے لئے دعا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ 41 دن پورے ہونے پر اگر اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ سکون ملا، دین میں ترقی محسوس ہوئی گھر میں اتفاق و محبت پیدا ہوئی، غصہ وغیرہ کم ہو گیا، کاروباری حالات میں ترقی محسوس ہوئی اور مخالفین کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ بھی پیچھے ہو گئے ہیں تو اپنے شرعی پیر سے اجازت لے کر اسے مستقل پڑھے۔ آپ اسے با آسانی 15 سے 30 منٹ میں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اپنا مرشد نہ ہو تو شیخ المشائخ امامِ وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کندیاں شریف والے کے خلیفہ (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ لورالائی بلوچستان والے سے اجازت اور مشورہ کے لئے موبائل نمبر 0302-3807299، 0333-3807299 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

خانقاہ ومدرسہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ کی ویب سائٹ کا تعارف

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ اور مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کی ویب سائٹ کا نام www.muhibullah.com ہے۔اس ویب سائٹ پر حضرت مولانا محبّ اللہ صاحب مدظلہ کے مضامین اور بیانات ہیں۔سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج نہایت مفیداور عوام میں بے حد مقبول ہے۔دعاء حضور القلب، دس اعمال، دین پر چلنا کیوں مشکل ہو گیا، دس تاثرات، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا آسان طریقہ، فتنہ مماتی اور فتنہ این جی اوز جیسے معلوماتی مضامین سے لوگ پوری دنیا میں استفادہ کر رہے ہیں۔

اس سائٹ پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی بیسیوں کتب دستیاب ہیں۔مکتوبات مجددیہ اور مکتوبات معصومیہ اردو اور فارسی میں دستیاب ہیں۔ذکر اللہ پر خوبصورت مضامین، آپکے مسائل اور انکا حل، عملیات اور وظائف سے ہر خاص وعام استفادہ کرسکتا ہے۔اس سائٹ پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی کے سینکڑوں اصلاحی بیانات سنے جاسکتے ہیں۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مختلف مصنفین کی 300 کتابیں، 300 رسالے، 500 مضامین اور بڑے حضرات کے سینکڑوں بیانات شامل کئے گئے ہیں۔مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے، فتنہ قادیانیت پر تبصرے اور فتنوں کے متعلق بیش بہا معلومات اس سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔قادیانیوں کیلئے دعوت نامہ جس میں قادیانیوں کو قادیانیت سے توبہ کی دعوت، قادیانی نوازوں کو تعاون سے توبہ کی دعوت اور تمام مسلمانوں کو قادیانیت سے بچانے کی دعوت جیسا اہم رسالہ شامل ہے۔انٹرنیٹ سے منسلک لوگوں سے درخواست ہے کہ خود بھی استفادہ کریں اور اپنے دوست احباب کو بھی استفادہ کی دعوت دیں۔ اللہ پاک توفیق عطا فرما کر قبولیت اور رضامندی نصیب فرماوے۔آمین

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کا تعارف

یہ ''مسجد قبا'' اور ''مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ'' کچی اینٹوں سے تیار ہوا ہے۔ مسجد کے نیچے دس زیرزمین کمرے ہیں۔ مزید 11 زیرزمین کمرے اور 7 بڑے ہال ہیں۔ 2 ہال طلباء کے لئے، 3 ہال حفاظ کے لئے، 1 ہال طالبات کے لئے اور ایک ہال میں مطبخ ہے۔ مدرسہ میں شعبہ حفظ، شعبہ کتب اور شعبہ بنات ہے۔ 100 طلباء رہائشی اور 200 غیر رہائشی اور 12 اساتذہ رہائشی ہیں۔ 500 طالبات غیر رہائشی اور 20 استانیاں غیر رہائشی ہیں۔ تعمیرات کا کام جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہاری زکوۃ، خیرات اور صدقات وغیرہ کا محتاج نہیں ہے بلکہ تم مدارس اور غریبوں کو زکوۃ، صدقات دینے میں محتاج ہو جیسے کہ تم اپنے خالق کو راضی کرنے کے لئے اور اپنی آخرت بنانے کے لئے نماز، روزہ، حج وغیرہ کے محتاج ہو۔ مدارس کی خدمت دین کی حفاظت، رضائے الٰہی اور نجات کا ذریعہ ہے۔ دین کی حفاظت کے لئے جان، مال، وقت اور ضرورت پڑنے پر سر دینا بھی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے بندہ ناچیز محبّ اللہ عفی عنہ مدرسہ کی خدمت کرتا ہے اور آپ کو تعاون کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر آپ تعاون نہ کریں تب بھی مدرسہ کے انتظامات تو اللہ پاک چلادیں گے، مگر آپ کا فائدہ ہے کہ آپ اس کام میں حصہ لیں کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ عالم بن یا طالب علم بن یا ان کا خادم بن چوتھا نہ بن ہلاک ہوجائیگا۔ لہذا آپ سے درخواست ہے کہ ماہانہ، سالانہ مقرر کرکے یا بغیر مقرر کئے زکوۃ، صدقات، عطیات اکاونٹ نمبر **03-69 001891 1456** بنام محبّ اللہ، حبیب بنک لورالائی یا ناظم مدرسہ کے اکاونٹ نمبر **9001-0101160326** بنام خلیل اللہ، میزان بینک لورالائی میں جمع کروائیں یا مدرسہ کے پتہ پر منی آرڈر کروائیں یا دوسروں کو ترغیب دیں۔ آپ کی رقم کے خرچ کی تفصیل بھی بتائی جاسکتی ہے نیز مدرسہ سرکاری امداد نہیں لیتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اجر عظیم نصیب فرمائے۔ (آمین، آمین، آمین)

ناظم مدرسہ حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب دامت برکاتہم موبائل 0315-8000270

جس کسی نے اس کتابچے کو پڑھنے سے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی تو اُسے دوسرے لوگوں کو غور سے پڑھنے کی دعوت دینی چاہیئے۔ اگر کسی کو یہ کتابچہ چھپوانے کا شوق ہے تو بندہ ناچیز محبّ اللہ عفی عنہ سے مشورہ کر کے چھپوا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہ کرے

ملنے کا پتہ: (حضرت مولانا) محبّ اللہ عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

ناظم مدرسہ حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب دامت برکاتہم موبائل: 0315-8000270

WWW.MUHIBULLAH.COM

مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو اشعار

چوں تو کردی ذات مرشد را قبول
ہم خدا آمد ز ذاتش ہم رسول

جب تو نے مرشد کی ذات کو قبول (بیعت) کر لیا
تو اس سے اللہ تعالیٰ بھی مل گیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیاء

جو آدمی خواہش رکھتا ہے اللہ کے ساتھ بیٹھنے کی
تو وہ اولیاء کے حضور میں بیٹھ جائے

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک شعر

یک زماں صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سال طاعت بے ریا

اولیاء اللہ کے ساتھ ایک گھڑی کی صحبت
سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے